REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم — وعلٰی عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۴ — شمارہ ۳۲

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

شرحِ چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائب ایڈیٹر:- شکیل احمد طاہر، سید وسیم احمد عجب شیر

THE WEEKLY "BADR" QADIAN—143516

۲۰ ذیقعدہ ۱۴۰۵ ھ — ۸ ظہور ۱۳۶۴ ہش — ۸ اگست ۱۹۸۵ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان۔ ۴ ظہور (اگست)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیرِ اشاعت کے مطابق لندن سے بذریعہ ڈاک موصولہ اطلاعات مظہر ہیں کہ حضور پرنور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ ہمارے جان و دل سے محبوب آقا کا ہر آن حامی و ناصر ہو اور مقاصدِ عالیہ میں حضور کو ہمیشہ فائز المرامی عطا فرمائے۔ آمین۔

● — چند روز قبل لاہور سے یہ تشویشناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت بوجہ ضعف بہت زیادہ ناساز ہے۔ قارئین سے محترم حضرت چوہدری صاحب مدظلہ کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعاؤں کی خصوصی درخواست ہے۔

● — مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کو بھی دو روز سے بوجہ نزلہ، سر درد اور اعضاء شکنی کی تکلیف لاحق ہے بفضلہ تعالیٰ اب پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم موصوف کو کامل صحت اور شفایابی سے نوازے۔ آمین۔ محترمہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ و بچگان اور جملہ درویشان کرام خدا کے فضل سے بخیریت ہیں۔ الحمد للہ۔

دارالہجرت ربوہ میں ماہِ رمضان المبارک کے پُر کیف لیل و نہار

تمام رمضان ربوہ کی فضا دعاؤں، تلاوتِ قرآن، ذکرِ الٰہی، آہوں اور سسکیوں سے گونجتی رہی !!

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں:-
شَہْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ۔
کہ خدا نے لم یزل کی کامل کتاب کا نزول اس مبارک مہینہ میں ہوا۔ وہ کتاب جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-
لا یأتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ
کہ اس مقدس کتاب میں باطل کسی طور راہ نہیں پا سکتا۔ جس پاک کتاب کے بارہ میں بانیٔ سلسلہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب ؑ فرماتے ہیں اگر یہ کتاب یہود و نصاریٰ کو عطا ہوتی تو کبھی گمراہ نہ ہوتے۔ نیز فرمایا اگر کوئی صوری یا معنوی اعراض نہ ہو تو یہ کتاب سات دنوں میں انسان کو پاک، و صاف کر سکتی ہے۔ یہ فرشتوں کی طرح نہیں کر سکتی ہے۔ اس کتاب کے بارہ میں فرمایا ؎

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

ایک دوسری نظم میں فرماتے ہیں ؎

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

رمضان کی غرض اصلاحِ نفس اور تزکیۂ روح ہے اور اس کا ایک ذریعہ قرآن پاک کو پڑھنا، اسے سمجھنا اور اس پر عمل کرنا ہے۔

جب سے ہم نے ہوش سنبھالا یہی دیکھا کہ مرکزِ سلسلہ میں اس مبارک مہینہ میں مرکزی مساجد میں ہر روز ایک پارہ کی تلاوت، اس کا ترجمہ اور وقت کی مناسبت سے مشکل آیات کا حل پیش کیا جاتا ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد قریباً ہر محلہ کی مسجد میں تراویح کی نماز ہوتی ہے جس میں قرآن مجید ختم کیا جاتا ہے۔ بعض جگہ یہ نوافل صبح کی نماز سے قبل ادا کئے جاتے۔ رمضان کے آخری روز طلوعِ چاند سے قبل اجتماعی دعا کی جاتی ہے۔ جو بہت پُرسوز اور رقت آمیز ہوتی ہے۔ جس میں دور و نزدیک سے احمدی شامل ہوتے ہیں۔ اب چونکہ درس کے لئے لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کی اجازت نہیں اس لئے ربوہ کی چار مساجد میں عصر کی نماز کے بعد مغرب تک درس القرآن ہوتا ہے۔ یعنی مسجد مبارک، مسجد اقبال (دارالنصر)، مسجد ناصر (رحمت بازار) اور مسجد اقصیٰ میں۔ اس کے علاوہ مستورات قریباً ہر محلہ میں جمع ہو کر روزانہ ایک پارہ کی تلاوت اور ترجمہ کرتی ہیں۔

اس بار اصلاح و ارشاد کی جانب سے اس غرض کے لئے مربیانِ کرام نے بعض محلہ جات میں یہ درس دیا۔

مسجد ناصر (رحمت بازار) اور مسجد مبارک میں صبح کی نماز کے بعد حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا درس بھی ہوتا رہا۔ اسی طرح ہر محلہ میں صبح کی نماز کے بعد قرآن یا حدیث کا درس ہوتا ہے۔

قبل از نمازِ فجر صبح دو بجے سے محلہ جات میں چھوٹے بچے اور نوجوان سحری کے لئے احباب کو بیدار کرتے۔ وہ ساتھ ساتھ وقت کا بھی اعلان کرتے اور نماز سے قبل بچوں کی یہ آواز کانوں میں پڑتی

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۶ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حبیب ساری ہاؤس۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۸ ظہور ۱۳۶۴ ہش

بائیبل بھی ہماری مؤیّد ہے (۲)

گزشتہ اشاعت میں ہم نے تحریر کیا تھا کہ مُدیر ماہنامہ "مسیحی دُنیا" کے خود ساختہ صلیبی موت کے عقیدہ کا بُطلان ثابت کرنے کے لئے اُن کی اپنی مُسلّمہ مذہبی کتاب بائیبل کی روشنی میں ہم اپنی چند معروضات آئندہ شمارہ میں پیش کریں گے۔ سو اِس باب میں "کتابِ مقدّس" کس شان کے ساتھ ہمارے موقف کی تائید کرتی ہے، ملاحظہ فرمائیے :-

اوّل :- بائیبل کہتی ہے کہ "وہ جو واجب القتل ہے دو یا تین آدمیوں کی گواہی سے قتل کیا جائے۔" (استثناء ۱۷/۶) بائیبل کے پیش کردہ اِس قانونِ شہادت کی رُو سے کسی بھی شخص کے قتل کئے جانے کے ثبوت کے طور پر موقعہ کے کم از کم دو یا تین گواہوں کا ہونا ضروری ہے۔ مگر واقعۂ صلیب کو جن چار انجیل نویسوں نے اپنے اپنے رنگ میں قلم بند کیا ہے اور جن کے بیانات پر حصر کر کے عیسائی صاحبان مسیحؑ کی صلیبی موت کا عقیدہ رکھتے ہیں، اُن میں سے کوئی ایک بھی اس واقعہ کا عینی گواہ نہیں ہے۔ خود انجیل کا بیان ہے کہ اس مصیبت کے وقت مسیحؑ کے تمام شاگرد اُسے دُشمن کے نرغہ میں چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔ (مرقس ۱۴/۵۰ و متی ۲۶/۵۶) یہی وجہ ہے کہ اِن فرضی گواہوں کے بیانات ایک دوسرے سے بہت زیادہ مختلف ہیں۔ پس انجیل نویسوں کا خود موقعہ کے چشم دید گواہ نہ ہونا اور بنا بریں اُن کے بیانات میں غیر معمولی تضاد کا پایا جانا از رُوئے بائیبل اُن کی شہادتوں کو باطل قرار دیتا ہے۔

دوئم :- انجیل کہتی ہے کہ فریسیوں کے آسمانی نشان کے مطالبہ پر (مرقس ۸/۱۱) حضرت مسیحؑ نے اُن سے کہا کہ "اِس زمانے کے بُرے اور زناکار لوگ نشان طلب کرتے ہیں مگر یُونس نبی کے نشان کے سوا کوئی اور نشان اُن کو نہ دیا جائے گا۔ کیونکہ جیسے یُونس تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہا ویسے ہی ابنِ آدم تین رات دن زمین کے اندر رہے گا۔ (متی ۱۲/۳۹-۴۰) واضح ہو کہ بائیبل میں حضرت یُونسؑ کے دُعا کے ذریعہ ہلاکت کے مُنہ سے زندہ بچ نکلنے کو آپؑ کے نشان کے طور پر پیش کیا گیا ہے (یوناہ نبی کی کتاب ۱/۱۷، ۲/۱-۲) یہاں حضرت مسیحؑ بھی یہودیوں سے اسی نوع کا ایک خارقِ عادت نشان دِکھانے کا وعدہ کرتے ہیں۔ اگر آپؑ کا یہ ایک وعدہ بھی پُورا نہیں ہُوا تو از روئے بائیبل عیسائیوں کے ہاتھ میں حضرت مسیحؑ کی سچائی کو ثابت کرنے کے لئے اَور کونسا نشان باقی رہ جاتا ہے؟

سوئم :- واقعۂ صلیب سے پہلے انجیل متی پیلاطوس کے ایک خواب کا ذکر کرتی ہے کہ "اُس کی بیوی نے اُسے کہلا بھیجا کہ تُو اِس راستباز سے کچھ کام نہ رکھ کیونکہ مَیں نے آج خواب میں اس کے سبب بہت دُکھ اُٹھایا ہے۔" (متی ۲۷/۱۸-۱۹) چنانچہ اسی خواب کی بناء پر پیلاطوس نے بھری عدالت میں کہا کہ "مَیں اِس راستباز کے خون سے بری ہُوں۔ تم جانو۔" (متی ۲۷/۲۴) اور اس کے بعد اُس نے حضرت مسیحؑ کو صلیبی موت سے بچانے کے لئے ممکنہ کوشش بھی کی (یوحنا ۱۹) ہمارا دعویٰ ہے کہ پیلاطوس کی بیوی کا یہ خواب یقیناً ایک رحمانی خواب تھا جس کے دِکھائے جانے سے اللہ تعالیٰ کا یہی منشاء تھا کہ حضرت مسیحؑ کی راستبازی اور بے گناہی ثابت کر کے آپؑ کو صلیب کی لعنتی موت سے بچایا جائے۔ اگر اِس خواب کو رحمانی نہیں بلکہ شیطانی خواب قرار دیا جائے تو خود حضرت مسیحؑ کی راستبازی اور بے گناہی بھی مشکوک ہو جاتی ہے۔

چہارم :- بڑے بڑے اطباء اور مسیحی ڈاکٹروں نے تسلیم کیا ہے کہ صلیب پر چڑھے ہوئے انسان کی ۲۴ گھنٹوں سے پہلے موت واقع ہونا ممکن نہیں۔ (شرح عربی اناجیل مطبوعہ مطبعۃ التبشیل مصر) جبکہ متی ۲۷/۴۵-۴۶ - مرقس ۱۵/۲۵-۳۳-۳۴ - لُوقا ۲۳/۴۴-۴۵ اور یوحنا ۱۹/۱۴-۱۶ سے بالبداہت ثابت ہے کہ حضرت مسیحؑ چار پانچ گھنٹوں سے زیادہ صلیب پر نہیں رہے۔ اور یہ عرصہ کسی مصلوب شخص کی موت واقع ہونے کے لئے ہرگز کافی نہیں۔

پنجم :- انجیلی بیان کے مطابق صلیب سے اُتارے جانے کے بعد "ایک سپاہی نے بھالے سے اُس (حضرت مسیحؑ۔ ناقل) کی پسلی چھیدی اور فی الفور اُس سے خون اور پانی بہہ نکلا" (یوحنا ۱۹/۳۴) واضح ہو کہ طبّی نقطۂ نگاہ سے مُردہ جسم سے خون اور پانی کا بہہ نکلنا ثابت کرتا ہے کہ آپؑ صلیب سے مُردہ نہیں بلکہ زندہ اُتارے گئے تھے۔

ششم :- انجیل کہتی ہے کہ مسیحؑ کو صلیب پر چڑھائے جانے کے بعد تمام کاہن۔ فریسی۔ فقیہی۔ راہگیر، حتیٰ کہ ساتھ کی صلیبوں پر لٹکے ہوئے زندہ ڈاکو بھی اُس کو طعن کرتے ہوئے یہ کہہ رہے تھے کہ "اگر تُو خُدا کا بیٹا ہے تو صلیب سے اُتر آ۔" (متی ۲۷/۳۹-۴۴) اور "اگر یہ خُدا کا مسیح اور برگزیدہ ہے تو اپنے آپ کو بچائے۔" (لُوقا ۲۳/۳۵) دُوسری طرف حضرت مسیحؑ حواریوں کو یہ تسلّی دے رہے تھے کہ "خاطر جمع رکھو مَیں دُنیا پر غالب آیا ہُوں۔" (یوحنا ۱۶/۳۲-۳۳)۔ اگر مسیحؑ کی صلیبی موت کے عقیدہ کو درست تسلیم کر لیا جائے تو حضرت مسیحؑ کے غالب آنے کی بجائے اُن کا مغلوب ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور یہودی اپنے چیلنج میں سچے قرار پاتے ہیں۔

ہفتم :- حضرت مسیحؑ کا دعویٰ تھا کہ "مَیں اِسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہُوئی بھیڑوں کے سِوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔" (متی ۱۵/۲۴)۔ نیز یہ کہ "ابنِ آدم کھوئے ہُوؤں کو ڈھونڈنے اور نجات دینے آیا ہے۔" (لُوقا ۱۹/۱۰)۔ واضح ہو کہ یہاں بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں سے یہُود کے بارہ ۱۲ میں سے وہ دس ۱۰ قبائل مراد ہیں جو بعثتِ مسیحؑ کے وقت ہندوستان سے لے کر کوشش تک کے علاقوں میں منتشر کئے جا چکے تھے۔ اگر حضرت مسیحؑ ۳۳ برس کی عمر میں ہی صلیب پر وفات پاکر اور تین دن بعد دوبارہ زندہ ہو کر آسمان پر چلے گئے تو اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو ڈھونڈنے اور نجات دینے کا مشن کیونکر پُورا ہُوا؟

ہشتم :- بائیبل میں قبولیتِ دُعا کو راستبازی کی علامت قرار دیا گیا ہے۔ (یعقوب ۵/۱۶-۱۸)۔ خود حضرت مسیحؑ نے حواریوں کو تلقین فرمائی کہ تم "جو کچھ دُعا میں ایمان کے ساتھ مانگو گے وہ سب تمہیں ملے گا۔" (متی ۲۱/۲۱-۲۲)۔ دُوسری طرف واقعۂ صلیب کے وقت حضرت مسیحؑ کی زبان پر اِن متضرعانہ دُعاؤں کا جاری ہونا بھی مذکور ہے کہ "اَے میرے باپ! اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے۔" (متی ۲۶/۳۹) اور "اَے باپ! مجھے اِس گھڑی سے بچا۔" (یوحنا ۱۲/۲۷)۔ اگر حضرت مسیحؑ کی بعثت کا مقصد یہی تھا کہ آپ صلیب پر لعنتی موت کو قبول کر کے نسلِ انسانی کے گناہوں کا کفارہ ہوں تو پھر اِس لعنتی موت سے بچنے کے لئے خُدا تعالیٰ کے حضور اِس گریہ و زاری کا مطلب؟ اگر آپؑ کی یہ عاجزانہ دُعائیں مقبول نہیں ہوئیں تو ماننا پڑے گا کہ ان کے پیچھے ایمان کی کمی تھی۔ اس صُورت میں حضرت مسیحؑ ایک برگزیدہ نبی تو درکنار ایک عام مومن کے معیار پر بھی پُورے نہیں اُترتے۔ حالانکہ انجیل کہتی ہے کہ "اُس (مسیحؑ۔ ناقل) نے اپنی بشریت کے دِنوں میں زور سے پُکار کر اور آنسو بہا بہا کر اُس سے دُعائیں اور التجائیں کیں جو اُس کو موت سے بچا سکتا تھا۔ اور خُدا ترسی کے سبب اُس کی سُنی گئی۔" (عبرانیوں ۵/۷)

کیا مُدیر ماہنامہ "مسیحی دُنیا" بائیبل کے اِن دو ٹوک اور واضح بیانات کے ہوتے ہوئے بھی یہ دعویٰ کرنے میں حق بجانب ہیں کہ صلیبی موت کے خود ساختہ اور بے بُنیاد عقیدہ میں "کتابِ مقدّس" اُن کی تائید کرتی ہے؟ اگر اُنہیں اپنے دعویٰ پر اب بھی اِصرار ہے تو ہم اُنہیں اِس موضوع پر جواب الجواب تحریر کرنے کی کُھلی دعوت دیتے ہیں۔ کیا وہ ہماری اِس مخلصانہ پیشکش کو قبول کریں گے؟

(خورشید احمد انور)

تقریبِ آمین

مکرم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب سیکرٹری مال جماعتِ احمدیہ سکندرآباد (آندھرا) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر مقامی کے نام مرسلہ اپنے مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۵؍۸؍۸۵ء کو ہمارے نومسلم احمدی بھائی مکرم حنیف احمد کرشنا صاحب نے بفضلہٖ تعالیٰ قرآنِ کریم کا پہلا دَور ختم کیا۔ الحمدُ للہ۔ تقریبِ آمین میں محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر جماعت احمدیہ نے برادرِ موصوف کو قرآن کریم کی آخری سُورتیں پڑھائیں اور اجتماعی دُعا کروائی۔

اِس موقعہ پر ہم دونوں کی گلپوشی کی گئی۔ اور تمام جماعت کے افراد میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ برادرِ موصوف نے اِس خوشی میں بطور شکرانہ دس روپیہ اعانتِ بدر میں ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں قرآنی انوار سے منور کرتے ہوئے بیش از بیش خدمتِ دین بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اُن کے خاندان کو بھی قبولِ حق کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(اِدارہ)

خطبۂ عید الفطر
(اور)
خطبۂ جمعہ

فرمودہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۰ احسان (جون) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ کو نماز عید الفطر کے بعد اسلام آباد میں اور مورخہ ۲۱ احسان (جون) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء کو نماز جمعہ سے قبل مسجد فضل لندن میں جو بصیرت افروز اور روح پرور خطبات ارشاد فرمائے آپ کی کیسٹ کی مدد سے احاطۂ تحریر میں لا کر ادارہ "بدر" اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ ناظرین کر رہا ہے۔
(ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ و سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ تلاوت فرمائیں:-

اِذْ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ هَلْ یَسْتَطِیْعُ
رَبُّكَ اَنْ یُّنَزِّلَ عَلَیْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ؕ قَالَ
اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ قَالُوْا نُرِیْدُ اَنْ
نَّاْكُلَ مِنْهَا وَ تَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَ نَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا
وَ نَكُوْنَ عَلَیْهَا مِنَ الشّٰهِدِیْنَ ۝ قَالَ عِیْسَی ابْنُ
مَرْیَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَاۤ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ
تَكُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا وَ اٰیَةً مِّنْكَ ۚ وَ
ارْزُقْنَا وَ اَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۝ قَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مُنَزِّلُهَا
عَلَیْكُمْ ۚ فَمَنْ یَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّیْۤ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّاۤ
اُعَذِّبُهٗۤ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ۝ (مائدہ ۱۱۳ تا ۱۱۶)

اور پھر فرمایا:-

یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں سورہ مائدہ سے لی گئی ہیں اور ان آیات میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

حواریوں کی ایک استدعا کا ذکر

ہے جو انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کی تھی۔ اور اس استدعا کے جواب میں پہلے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان کو یہ سمجھانے کی کوشش کی تم جو عید مانگ رہے ہو اور جو مائدہ مانگ رہے ہو میں تمہیں اس سے ایک بہتر مائدہ بتاتا ہوں جو بہتر عید لے کر آئے گا اور وہ اللہ کا تقویٰ ہے۔

یہ وہی مضمون ہے جیسے قرآن کریم وَخَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی کے الفاظ میں بیان فرماتا ہے تم کس قسم کا زاد چاہتے ہو کس قسم کا مائدہ تمہیں تسلی دے گا؟ اس سے بہتر کبھی کوئی مائدہ ہو نہیں سکتا کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کو اپنی غذا بناؤ۔ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ اگر تم مومنین میں سے ہو۔ اس کے جواب میں حواریوں نے یہ عرض کیا

نُرِیْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَ تَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَ نَعْلَمَ اَنْ قَدْ
صَدَقْتَنَا وَ نَكُوْنَ عَلَیْهَا مِنَ الشّٰهِدِیْنَ ۝

کہ ہماری نیتوں میں بھی ایک نیکی کا عنصر شامل ہے۔ ہم محض ایک غیر معمولی آسمانی رزق کا مطالبہ نہیں کر رہے بلکہ

ایک ایسے نشان کا مطالبہ

کرتے ہیں جو ہمارے دلوں کے لئے طمانیت کا موجب بنے اور ہم جان لیں یوں تو پہلے بھی اگرچہ جانتے ہیں لیکن ظاہری طور پر مشاہدہ کر کے علم الیقین حاصل کر لیں قَدْ صَدَقْتَنَا کہ اے عیسیٰ! تو نے جو ہم سے وعدے کئے تھے وہ سچے کئے تھے (وَنَكُوْنَ عَلَیْهَا مِنَ الشّٰهِدِیْنَ) اور اس کے نتیجے میں ہم گواہ بن جائیں کہ ہاں تو ایک سچا رسول ہے اور تیرے خدا نے بھی تجھ سے سچے وعدے کئے۔ اس اصرار کے بعد قرآن کریم فرماتا ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ دعا کی

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَاۤ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ

اے اللہ اے ہمارے رب! ہم پر وہ مائدہ دے وہ دستر خوان نعماء کا آسمان سے نازل فرما جو ہمارے پہلوں کے لئے بھی عید ہو جائے اور آخرین کے لئے بھی عید ہو جائے اور وہ تیری طرف سے ایک بہت عظیم الشان نشان ہو اور ہمیں رزق عطا فرما اور تو بہتر رزق عطا فرمانے والا ہے۔

جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اِنِّیْ مُنَزِّلُهَا یقیناً وہ مائدہ میں تم پر اتاروں گا فَمَنْ یَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ اس کے بعد جو تم میں سے ناشکری کرے گا اور کفر اختیار کرے گا میں اسے ایک ایسا عذاب دوں گا کہ تمام جہانوں میں کبھی کسی کو ایسا عذاب نہیں دیا گیا۔

ان آیات کی روشنی میں جب میں نے

عیسائیت کی تاریخ

پر نظر دوڑائی تو دو حصوں میں اسے بٹا ہوا پایا۔ ایک اوّلین کی تاریخ ہے اور ایک آخرین کی تاریخ ہے۔ اوّلین کی تاریخ میں تو کوئی ایسی عید نظر نہیں آتی۔ جس میں نمایاں طور پر رزق کی فراوانی نظر آتی ہو ایک نشان کے طور پر یہ بیان کیا جاتا ہے کہ آسمان سے اُن کے لئے کھانا اترا۔ لیکن جہاں تک اوّلین کی تاریخ کا تعلق ہے حواریوں کی تاریخ کا تعلق ہے۔ ہم تو انہیں ہاتھ میں کشکول پکڑا ہوا دیکھتے ہیں طرح طرح کے مظالم کا نشانہ بنا ہوا دیکھتے ہیں در بدر کی ٹھوکریں کھاتے ہوئے اور اپنے وطنوں سے بے وطن ہوتا ہوا دیکھتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ انہیں خدا کے نام پر زندہ آگ میں جلا دیا گیا ہم دیکھتے ہیں کہ جنگلی جانوروں سے ان کو چیرا پھاڑا گیا اور جس طرح آجکل جانوروں کا کتوں سے شکار کھیلا جاتا ہے اس سے کہیں زیادہ بہیمانہ طور پر وہ جنگلی جانوروں کی خوراک بنا دئے گئے۔ ایک لمبا دور ہے اوّلین میں خدا کی خاطر خدا کے نام پر دکھوں اور مصائب کو برداشت کرنے کا دور لیکن خدا کا کلام بہر حال سچا ہے اور خدا تعالیٰ کے نزدیک وہی اوّلین کی عید تھی جو درحقیقت عید کہلانے کی مستحق ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ پر یہ معاملہ چھوڑ دیا تھا کہ تو خیر الرازقین ہے جس طرح کی چاہے عید عطا فرما۔ جس طرح کا چاہے رزق عطا فرما۔ چنانچہ حقیقت میں ان پر

روحانی مائدے

"خدا کیلئے سب پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو" (امام مہدی علیہ السلام)

پیشکش: گلوب ربڑ مینوفیکچررس ۱۴ رابندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون: 27044
گرام: GLOBEXPORT

اُتارے گئے اور ایک لمبے عرصے تک نسلاً بعد نسلٍ وہ خدا کی خاطر دُکھ اُٹھاتے رہے اور یہی وہ عید تھی جو ان کو عطا کی گئی اس کے برعکس ایک آخرین کی عید کا بھی ہم مشاہدہ کرتے ہیں جو آج یورپ کے بڑے بڑے شہروں میں منائی جاتی ہے اور امریکہ کے بڑے بڑے شہروں میں منائی جاتی ہے ان کے شہروں میں بھی اور اُن کے دیہات میں بھی منائی جاتی ہے جو مشرق کے عیسائیوں میں بھی منائی جاتی ہے اور مغرب کے عیسائیوں میں بھی منائی جاتی ہے اور شمال کے عیسائیوں میں بھی منائی جاتی ہے اور جنوب کے عیسائیوں میں بھی منائی جاتی ہے وہ عید ان اولین کی عید سے کتنی مختلف عید ہے؟ اس عید میں جو آخرین کے دور کی عید میں ہیں، اس عید میں اور پہلی عید میں کتنا بڑا فرق ہے؟

یہ وہ عید ہے

جس میں وہ بدمست ہو کر خدا کی یاد سے غافل ہو جاتے ہیں وہ گناہ جو تمام دنوں میں نہیں کرتے وہ اس عید کے دن میں کرتے ہیں اور اپنی حسرتیں نکالتے ہیں اس ایک عید کے دن خدا سے غافل کرنے والی اور گناہوں پر اُبھارنے والی اتنی شراب پی جاتی ہے کہ شاید مہینوں کی شراب بھی اس ایک دن کی شراب کا مقابلہ نہ کر سکے۔ ناچ گانے اور بیہودہ رسم و رواج اور فسق و فجور میں مبتلا ہونا یہ اس عید کا نام ہے

پس یہ

دو قسم کی عیدیں

ہیں نظر آتی ہیں ایک اولین کی عید اور ایک آخرین کی عید اور خدا کا وعدہ یقیناً سچا تھا اس نے اولین کو بھی ایک عید عطا کی اور آخرین کو بھی عطا کی۔ اولین کو جو عید عطا کی اُس کے نتیجے میں ہمیشہ کی رضا کی جنتیں ان کو حاصل ہوئیں اور قرآن کریم نے اُن پر سلام بھیجے اور ہمیشہ کے لئے ان کی شانوں کو ان کی پاک قربانی کی شانوں کو قرآن کریم نے زندہ جاوید کر دیا اور وہ ایک آخرین کی عید ہے جو بظاہر تنعم و تعیش کی عید ہے اور ظاہری نظر میں ایک بہت ہی جمیلی اور پسندیدہ عید دکھائی دیتی ہے لیکن قرآن کریم فرماتا ہے کہ اس عید کے بعد جو غفلت کی عید ہے ان قوموں کو ایسا عذاب دیا جائے گا کہ تاریخِ عالم میں کبھی کسی قوم کو ایسا عذاب نہیں دیا گیا

جنگِ عظیم اوّل اور جنگِ عظیم ثانی

میں کچھ نظارے ہم نے دیکھے ہیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات سے پتہ چلتا ہے کہ ابھی بہت کچھ دیکھنا باقی ہے اور اتنی خوفناک اور اتنی ہولناک تباہی مغربی تہذیب ... اور آخرین کی عید منانے والوں پر آنے والی ہے کہ اس کی نظیر تاریخِ عالم میں کہیں نظر نہیں آ سکتی۔

آج جو پاکستان پر حالات گزر رہے ہیں ان میں بعض لوگ مجھے لکھتے ہیں اور مجھ سے پوچھتے ہیں کہ ہم کیسے عید منائیں ان دکھوں کے حالات میں؟ ان درد و کرب کی راتوں میں ہم کیسے عید منائیں؟ یہ ہمیں بتائیں۔ مائیں لکھتی ہیں کہ

نوجوان نسلیں ہم سے سوال کرتی ہیں

کہ وہ خدائی بشارتوں کے وعدے کہاں گئے؟ کب تک ہمیں صبر کی تلقین کی جائے گی؟ کب اللہ رحمتیں لے کے نازل ہوگا؟ ان دکھوں کی حالتوں میں، ان ہجر کی گھڑیوں میں ہم کیسے عید منائیں؟ تو میں ان کو یہی جواب دیتا ہوں کہ وہی عید مناؤ جو اولین کی عید ہے اور اس پر فخر کرو، اور اس پر ناز کرو اور اس پر حمد کرو اور اس پر شکر کرو اور خدا کی تسبیح کرو اور خدا کی تحمید کرو اور اس کی عظمت کے گیت گاؤ کیونکہ یہ عید تو ان خوش نصیبوں کی عید ہوا کرتی ہے جن کے مقابل پر کائنات کی کوئی بھی حیثیت خدا کی نظر میں نہیں ہوتی

تم وہ عید مناؤ

جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور آپؐ کے غلاموں کو نصیب ہوئی تھی خدا کی خاطر لمبے دکھوں کا زمانہ انہوں نے کاٹا اور کوئی ناشکری کا کلمہ اپنی زبان پر نہیں لائے وہ تیرہ سال کی مکی عید مناؤ کہ جس میں وہ گلیوں میں گھسیٹے گئے جانوروں کی طرح اور نیزے مار کر ان کی عورتوں کے حمل گرا دئے گئے۔ ان کو دو مخالف سمتوں میں دوڑنے والے اونٹوں کے ساتھ اس طرح باندھا گیا کہ ایک ٹانگ ایک اونٹ کے ساتھ بندھی ہوتی تھی اور دوسری دوسرے کے ساتھ اور اس طرح وہ دو نیم کر دئے گئے اور بیچ سے چیرے گئے وہ خدا کی رضا کی خاطر یہ عیدیں مناتے رہے اور کوئی کلمۂ ناشکری ان کی زبان سے نہیں نکلا سمعنا و اطعنا کے سوا اور کوئی صدا نہیں جانتے تھے وہ اللہ کی رضا پر راضی رہے اور تسلیم و رضا کے ایسے سبق انہوں نے ہمیں پڑھائے کہ جو قیامت تک کبھی نہیں مٹیں گے ہمیشہ زندہ رہیں گے، ہمیشہ روشن رہیں گے اور ہمیشہ تاریک زمانوں کو روشن کرتے رہیں گے۔ پس میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ تم بھی وہی عید مناؤ اور اس پر صبر کرو اور خدا کا شکر ادا کرو اور

تم وہ عید مناؤ

جو عیسیٰ ابن مریم یعنی مسیح اوّل کو اور اُن کے حواریوں کو نصیب ہوئی تھی اور بعد میں آنے والی عیدوں سے پناہ مانگو۔ ہاں تم وہی عید مناؤ جو ناصر شہید اور اس کے اہل و عیال کی عید ہے۔ وہی عید مناؤ جو عبد القادر شہید اُن کے اہل و عیال کی عید ہے، وہی عید مناؤ جو عبد الحمید شہید اور اُن کے اہل و عیال کی عید ہے۔ وہی عید مناؤ جو انعام الرحمٰن شہید اور اس کے اہل و عیال کی عید ہے اور وہ عید مناؤ جو عبد الرزاق شہید اور اس کے اہل و عیال کی عید ہے، اور وہ عید مناؤ جو عقیل بن عبد القادر شہید اور اُن کے اہل و عیال کی عید ہے۔ یہ وہ خوش نصیب ہیں جو آخرین میں پیدا ہوئے لیکن اولین سے ملا دئے گئے کتنا عظیم خدا کا احسان ہے کہ چودہ سو سال کی فصیلیں پاٹ دی گئیں اور آخرین سے نکال کر خدا نے انہیں اولین سے ملا دیا۔ کتنی عظیم الشان عید ہے جو آسمان سے نازل ہوئی ہے ہمارے لئے اور تمہارے لئے اور ہم سب کے لئے۔

اس عید کو حقیقت میں ان شہداء کے اہل و عیال بڑے صبر اور رضا اور شکر کے ساتھ منا رہے ہیں اور باقی احمدیوں کیلئے اس میں گہرے سبق ہیں۔ کل ہی مجھے اپنی

ایک بھانجی کا خط

ملا ہے جو عقیل بن عبد القادر شہید کی بھی بھانجی ہیں وہ لکھتی ہیں :-

"ماموں حضور! آپ تسلی رکھیں کل میں حیدر آباد گئی تھی۔ ممانی وغیرہ اتنے حوصلے سے ہیں کہ اگر یہ ظالم دیکھ لیں تو ضرور شرمندہ ہو جائیں کہ ہم تو انہیں تکلیفیں دینا چاہتے تھے مگر یہ لوگ کس قدر مطمئن ہیں۔ ماموں عقیل کی بیٹی کچھ ماہ پہلے ہی بیاہ کر کھاریاں گئی تھی۔ اُس نے یہ خبر سن کر اپنی والدہ کو فون کیا

میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں

منجانب: اقبال احمد جاوید مع برادران جے این روڈ لائنز جے این انٹرپرائسز

NO 75 FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J.C ROAD BANGLORE-560002
PH. 228666

اور کہا کہ اُمی مبارک ہو آبا نے شہید ہو کر ہمیں سُرخرو کر دیا ہے یہ ہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کی عورتیں جو اپنی ہر چیز حتیٰ کہ باپ خاوند بیٹے بھائی سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار بیٹھی ہیں۔ ہاں ہم تیار ہیں۔ اے ہمارے امام! ہم تیار ہیں اپنے خاوندوں کو قربان کرنے کے لئے ہم تیار ہیں پس آپ حکم دے دیں میں نے تو اپنے میاں کو بھی بتا دیا ہے کہ تمہارے لئے میں نے یہ دعا مانگی ہے اللہ تعالیٰ اسے قبول کرے کہ تمہیں وہ شہادت عطا فرمائے۔ وہ کہنے لگے کہ خدا تمہاری زبان مبارک فرمائے"۔

پس ایک یہ بھی عید ہے جو

شہداء کے اہل وعیال اور ان کے عزیز

منا رہے ہیں۔ اس سے بڑھ کر بھی کوئی عید ہے کسی قوم کو نصیب ہو سکتی ہے۔ پس وہ نئی نسلیں جو اپنی ماؤں سے پوچھتی ہیں کہ ہم کیسی عید منائیں؟ میں ان سے کہتا ہوں کہ تم وہ عید مناؤ جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور ان کے غلاموں کو عطا ہوئی تھی۔ اس سے بڑھ کر کوئی عید نہیں ہے، اس سے بڑھ کر کسی عید کا تصور نہیں کیا جا سکتا ہاں تم وہی عید مناؤ جو

ربوہ کے باسیوں کی عید

ہے جو وہ ہجر میں ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپ رہے ہیں لیکن صبر و شکر کا لبادہ اوڑھے ہوئے ہیں۔ پاکستان کے دوسرے دوست، دوسرے احمدی بسا اوقات مجھے لکھتے ہیں کہ جب آپ ربوہ کے لوگوں کا بڑی محبت اور پیار سے ذکر کرتے تھے تو کچھ ہمارے دل میں رشک پیدا ہوتا تھا کہ ہم بھی تو پاکستان کے مظلومین میں شامل ہیں۔ ربوہ والوں سے کیوں خاص آپ کو پیار ہے؟ لیکن ربوہ جا کر جب ہم نے حالات دیکھے تو ہمارا دل پوری طرح اس حقیقت کو تسلیم کر گیا کہ وہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں اور خاص طور پر قابلِ توجہ ہیں وہ لکھتے ہیں کہ ہم نے وہاں در و دیوار پر ایسی غمگینی دیکھی، ایسی اُداسی پائی کہ باہر بیٹھے اس کا تصور بھی نہیں ہوتا وہ مسجدیں جہاں سے پانچ وقت خدا کا نام بلند ہوتا تھا اور بڑے درد و محبت کے ساتھ نعرہ ہائے تکبیر بلند ہوتے تھے وہ مسجدیں خاموش پڑی ہیں۔ لیکن خاموش نہیں ان کے اندر گریہ وزاری کا شور بلند ہو رہا ہے۔ ہر نماز پر جس طرح بکرے ذبح ہوتے ہیں اس طرح وہاں کے احمدی تڑپتے ہیں اور خدا سے اپنی فریادیں کرتے ہیں۔ کہتے ہیں ٹھیک ہے، آپ سچ کہتے تھے۔ یہ بستی اور یہ بستی والے خاص طور پر یاد رکھنے کے قابل ہیں۔

پس میں ان نوجوان نسلوں کو جو اپنی ماؤں سے پوچھتے ہیں ہم کیسی عید منائیں بتاتا ہوں کہ تم ربوہ کے مہجور باسیوں کی عید مناؤ اور اسی عید پر راضی رہو کہ ایسی عیدیں خوش نصیبی سے کسی قوم کو نصیب ہوا کرتی ہیں؟

ایک دوست نے ربوہ کے باسیوں کا ذکر کرتے ہوئے ایک بہت ہی اچھا تبصرہ ان پر کیا وہ سب باتیں لکھنے کے بعد لکھتے ہیں:-

"ربوہ اُداس تو ہے مگر اس میں موجیں مارتے ہوئے طوفان نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان طوفانوں کو اپنے خاص فضلوں سے نوازے"۔

ہاں تم وہی عید مناؤ جو

سکھر کے مظلومین کی عید

ہے۔ وہ عید مناؤ جو ان خدا کی راہ میں اپنے رب کی محبت میں قید ہونے والوں کی عید ہے کہ جب ان کو ہتھکڑیاں پہنائی جاتی ہیں تو وہ ان کو چومتے تھے اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہیں اور پولیس اور وہ ظالم جو تماشہ دیکھتے تھے وہ حیران ہوتے تھے کہ یہ کس قسم کی مخلوق ہے کس ملک کے باشندے ہیں؟ ایسے نظارے تو انہوں نے پہلے کبھی نہیں دیکھے تھے۔ ہاں تم وہی عید مناؤ جو ان سیدوں کی عید ہے جو ضلع تھرپارکر میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رحم اور اس کی دی ہوئی توفیق کے ساتھ اسلام کا جھنڈا سر بلند کئے ہوئے ہیں۔ جنہوں نے نہ اپنا سر نگوں ہونے دیا ظلم و تشدّد کے سامنے، نہ کلمہ توحید کا سر نگوں ہونے دیا، نہ احمدیت کا سر نگوں ہونے دیا۔ انہوں نے ماریں کھائیں اور بے ہوش ہو ہو جاتے لیکن اپنی بلالی شان کو انہوں نے زندہ رکھا وہ ان ویران بستیوں میں ہی پیدا ہوئے تھے جہاں اور لوگ پیدا ہوتے تھے لیکن انہوں نے اپنے نور سے ان تاریک بستیوں کو روشن کر دیا اور اُن مُردہ بستیوں کو نئی زندگیاں عطا کیں۔ پس میں ان نوجوان نسلوں سے کہتا ہوں جو اپنی ماؤں سے پوچھتی ہیں کہ ہم کیسی عید منائیں؟ کہ تم

تھرپارکر کے ان نوجوانوں کی عید مناؤ

ان مخلصین کی عید مناؤ جن پر آئندہ احمدیت کی آنے والی نسلیں ہمیشہ فخر کرتی رہیں گی، جن پر ہمیشہ خدا کی رحمتیں برستی رہیں گی؛ جنہوں نے آسمانِ احمدیت پر نئے درخشندہ ستاروں اور نئی کہکشاؤں کو جنم بخشا ہے جو یہ گیت گاتے ہوئے جیلوں میں جاتے رہے اور جیلوں کی مسموم فضاؤں کو، زہر آلود فضاؤں کو نئی تازگی بخشتے رہے اور نئی پاکیزگی عطا کرتے رہے وہ یہ گیت گاتے رہے کہ

اسیں کلمہ طیبہ پڑھنا اے

اسیں جیلاں توں نئیں ڈرنا اے

یہ ایک غزل کا ایک شعر ہے۔ مجھے معلوم ہوا اور مجھے اس سے بہت لطف آیا کہ ایک احمدی نوجوان نے یہ غزل کہی پنجابی میں اور اُسے بڑی کثرت کے ساتھ فوراً تمام نوجوانوں نے اپنا لیا اور زنجیروں میں جکڑے ہوئے جب وہ جیلوں کی جانب لے جائے جاتے تھے تو وہ کلمہ طیبہ کے بعد یہی نظمیں پڑھتے چلے جاتے تھے اور جیلوں میں بھی بڑی سُریلی آوازوں میں وہ ان ہی نظموں کا ورد کرتے رہے۔ پس میں ان نوجوان نسلوں سے کہتا ہوں جو اپنی ماؤں سے پوچھتی ہیں کہ ہم کیسی عید منائیں؟ تمہیں اگر عید کا اسلوب معلوم نہیں، اگر تم

عید کے منانے کے آسمانی انداز

سے بے خبر ہو تو ان نوجوانوں سے عید سیکھو، اور وہی عید مناؤ جو سکھر کے احمدی ماؤں کے ان لعلوں کی عید ہے۔ ان سے عید منانے کے گُر سیکھو اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتے ہوئے ابتلاء پر صبر و شکر اور رضاء باری تعالیٰ کی خاطر دُکھ اُٹھانے کا رستہ نہ چھوڑو۔ یہی کامیابیوں کا رستہ ہے اور یہی وہ رستہ ہے جس پر حقیقی عیدیں نصیب ہوا کرتی ہیں۔

وہ عجیب عید ہے جو ان لوگوں نے وہاں منائی اور منا رہے ہیں۔ ان کے واقعات اتنے عظیم الشان ہیں اور اتنے پیارے ہیں کہ ان کے ذکر سے ایک مجلس نہیں کئی مجلسیں زینت پکڑ سکتی ہیں۔

ایک نوجوان لکھتے ہیں کہ "جب ہمیں قید کر کے لے جایا گیا تو زنجیریں پہنا دی گئیں اور میری ہتھکڑی اتنی تنگ تھی کہ اس کی وجہ سے سارا بازو متورم ہو گیا اور سیٹوں پر بھی نہیں بلکہ ویگن کے نیچے بٹھایا گیا۔ گرمی اتنی شدید تھی اور آدمی اتنے زیادہ تھے کہ بظاہر کوئی دوسرا انسان جب اس کا تصور کرے تو اس کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں۔ اس قدر شدید تکلیف میں ہم سفر کر رہے تھے مگر وہ باہر کا انسان نہیں جانتا کہ

ہمارے دلوں پر اس وقت کیا گزر رہی تھی

ہم اللہ کی حمد کے ترانے گا رہے تھے۔ ہم اتنے خوش تھے اور اپنے رب سے اتنا راضی تھے کہ باہر کا انسان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا وہ لکھتے ہیں کہ جب جیل میں ہمیں پہنچایا گیا سنٹرل جیل میں تو اس وقت مجھے امیر مقرر کیا گیا اور

اِرشادِ نبوی ؐ

مَا مِنْ شَيْءٍ فِي الْمِيزَانِ أَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ

(ابوداؤد)

(ترجمہ)

خدا کے تول میں کوئی چیز اچھے اخلاق سے زیادہ وزن نہیں رکھتی۔

بشکریہ ازاراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹرا)

قافلے کا جو جیل میں داخل ہو رہا تھا۔ میں آپ کو اطلاع دیتا ہوں کہ ہر احمدی نوجوان نے حیرت انگیز نمونہ دکھایا۔ ان کے حوصلے بلند ہیں اور کلمہ طیبہ کی خاطر اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ کلمے کی حفاظت کریں گے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام روشن سے روشن تر کرتے چلے جائیں گے۔ حضور دعا کریں اللہ سب خدام کو ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم سب لڑکے نماز تہجد اور فرض نمازیں باجماعت ادا کرتے ہیں اور اپنے خدا سے رو رو کر دعائیں کرتے ہیں کہ احمدیت کی فتح کو جلد لائے اور ہمیں احمدیت کی خدمت کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ دعا ہے کہ آپ کا سایہ ہمیشہ ہمارے سروں پر قائم رہے۔ اس کلمے کی خاطر ہمیں اپنی جانیں بھی قربان کرنی پڑیں تو خدا کی قسم ہم ثابت قدم رہیں گے۔ خدا کی قسم ہم اس کلمہ کی خاطر اپنی جان، اپنا مال، اپنی اولاد، اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں ہم اپنی جانیں دے دیں گے لیکن اللہ اور اس کے رسول کا پیارا نام مٹنے نہیں دیں گے۔"

یہ ہیں اس قوم کے نوجوان

پس جس قوم کی بچیاں ایسی ہوں جن کا ذکر گزرا ہے اور جس قوم کے نوجوان ایسے ہوں جن کا ذکر گزر رہا ہے کون ہے جو ان کو مٹا سکے؟ ایسے لوگوں کو مٹانے والے ہمیشہ خود صفحہ ہستی سے مٹ جاتے رہے۔ ایک کے بعد دوسری قومیں عبرت کا نشان بن کر تاریخوں کی یادیں بن گئیں۔ لیکن ایسی عبرتناک یادیں جن پر جب نظر پڑتی ہے تو انسان حسرت کے ساتھ ان لوگوں کو دیکھتا ہے کہ کس طرح یہ محروم اور بد نصیب لوگ روشنی پانے کے باوجود بھی اندھے رہے دن چڑھنے کے باوجود بھی اندھیری راتوں میں بھٹکتے رہے اور انہوں نے اپنے پہلوں سے کوئی سبق نہیں سیکھا۔

بہرحال مختلف واقعات وہاں سے ملتے رہے ان میں سے

ایک خط ایک احمدی نومسلم کا

یہ بھی ہے جو خدا کے فضل کے ساتھ وقف جدید کی اولین کامیابیوں میں سے ایک کامیابی ہے۔ جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے ہدایت فرمائی کہ تمہیں میں وقف جدید کا سربراہ مقرر کرتا ہوں اور خاص طور پر میری دلی تمنا یہ ہے کہ سندھ کے علاقے میں جو ہندوؤں کے علاقے ہیں وہاں کثرت کے ساتھ اسلام پھیلایا جائے اور اس علاقہ کو خاص طور پر اپنی تبلیغ کا نشانہ بنانا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی کہ شروع میں اگرچہ بہت ہی مشکل حالات تھے لیکن رفتہ رفتہ خدا نے اپنے فضل سے ساری مشکلات دور فرما دیں اور وہ جو آدمی نکل گئے ہیں وقف جدید کر ان میں سے ایک یہ ہیں نثار احمد مزاری جو نوکوٹ میں رہائش پذیر ہیں۔

ان کا جب میں خط پڑھ رہا تھا تو مجھے سندھ کی ایک رسم یاد آگئی۔ سندھ میں یہ رسم ہے جب کوئی شخص نہایت ہی کمینہ، ذلیل، اخلاق سے عاری ہو انسانیت سے گری ہوئی حرکت کرتا ہے تو اسے وہ پنجہ دکھاتے ہیں اور اس کا نام انہوں نے ٹھلا رکھا ہوا ہے

ٹھلا دینا یا ٹھلا دکھانا

میں چونکہ ان رواجوں سے پوری طرح واقف نہیں تھا اس کی حکمتیں نہیں جانتا تھا۔ میں نے کسی سے پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے؟ کیونکہ یہ اتنا شدید ردعمل پیدا کرتا ہے کہ ٹھلا دکھانے کے نتیجہ میں لوگ بعض دفعہ جانیں دے دیتے ہیں لڑکر کٹ مرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ ایسی ذلت کا نشان سمجھا جاتا ہے تو جب میں نے پوچھا تو انہوں نے کہا یہ پانچ انگلیاں پانچ لعنتوں کا نشان ہے۔ جب ایک مجبور انسان کسی آدمی اور کسی طریق سے اپنے ظلم کا بدلہ نہیں لے سکتا تو وہ ظالم کو پھر اس طرح منہ پر تھپیڑ مارتا ہے۔ وہ اسے ٹھلا دکھا دیتا ہے کہ میری طرف سے پانچ لعنتیں تم پر ہیں۔ اب جو چاہتے ہو تم کرتے رہو کر گزرو۔

یہ نومسلم جن کو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ احمدیت کی برکت سے شرک سے اجتناب کی توفیق ملی جو بتوں کی پرستش کیا کرتا تھا اور اب جماعت احمدیہ کے سرفروشوں نے کلمہ توحید پڑھا دیا اور اس کا ظاہر اور اس کا باطن روشن کر دیا۔ مشرکین سے وہ موحدین میں داخل ہوا اور موحدین سے وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر درود بھیجنے والا بن گیا اور خدا کے فضل سے آج اس رنگ میں اسلام کی عظیم الشان خدمت کی توفیق پا رہا ہے۔ آج وہ لکھتے ہیں کہ:-

جب مجھے قید کیا گیا اس سے پہلے اگرچہ میری تمنا تھی کہ میں بھی قید کیا جاؤں اور میں کلمے کا بیج لگا کر اپنے ساتھیوں کے ساتھ پھرتا تھا۔ وقتاً فوقتاً وہاں تک (وہ بعد میں بھی گیا) ہم آپس میں باتیں کیا کرتے تھے کہ ہماری طرف تو کوئی توجہ نہیں ہے پوچھیں گے۔ خدا کرے ہمارے نصیب میں بھی کلمے کی خاطر قید ہونا لکھا جائے۔

وہ لکھتے ہیں کہ:-

آخر ایک دن وہ حکم نامہ پہنچ گیا

جو تھرپارکر کے ڈپٹی کمشنر رسول بخش تالپور کی طرف سے خصوصی حکم نامہ تھا اور اس میں میرا نام لکھ کر یہ ہدایت کی گئی تھی کہ اس کو پکڑو اور زبردستی اگر یہ کلمے کا انکار نہیں کرتا تو اس کو جیل میں ٹھونس دو اور DETENTION کے آرڈر کے تحت جو پاکستان کی حفاظت کے لئے خصوصی اختیارات دئے گئے ہیں ڈپٹی کمشنر کو کہ اگر کوئی ایسا خطرہ لاحق ہو جائے جس میں قانونی چارہ جوئی کے لئے کوئی گنجائش نظر نہ آتی ہو لیکن تم سمجھتے ہو کہ پاکستان کے وجود اور پاکستان کی بقا کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے اس وقت تمہیں اختیار ہے کہ تیس دن کے لئے بغیر کسی دلیل دئے بغیر کوئی اور قانونی چارہ جوئی کئے تم کسی شخص کو نظر بندی کا حکم دے دو تو کہتے ہیں کہ ان صاحب نے میرے کلمے کو گویا پاکستان کے لئے ایک عظیم خطرہ تصور کیا اور نظر بندی کا حکم دیا اور اس کے ساتھ یہ بھی کہ ان کو سی کلاس دی جائے اور جیلر کو بھی یہ ہدایت کی کہ جتنی تکلیفیں پہنچا سکتے ہو ان کو پہنچاؤ۔ کسی سے ملنے نہ دو۔ اپنی جیب سے اگر ان کے پاس پیسے ہیں تو کھانا کھائیں ورنہ ان کو کھانا بھی نہیں پیش کیا جائے گا اور پانی کی بھی تکلیف پہنچائی جائے۔ غرضیکہ بعض ان میں سے ایسے تھے جن کو چوبیس چوبیس گھنٹے تک کھانا نہ دیا گیا۔ نہ پانی دیا گیا تو یہ لکھتے ہیں بڑے آرام سے بغیر کسی گھبراہٹ اور بغیر کسی بے تابی اشتعال کے کہ بڑا لطف آ رہا تھا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ کے فضل سے

احمدیت نے کلمے کی نعمت عطا کی

مقابل اس کے وہ لوگ جو خود مسلم بنتے ہیں اور احمدیوں کو غیر مسلم بنانے کے درپے ہیں وہ زبردستی جبر و تشدد کے ذریعے اس کے سینے سے کلمہ نوچنے کی کوشش کر رہے تھے۔

یہ وہ احمدی واقف زندگی بھی تھے ابھی بھی واقف زندگی ہیں یہ وہ ہیں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے جن کو ہندوؤں سے مسلمان ہونے کی توفیق ملی

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
معیاری سونے کے معیاری زیورات خریدنے
کراچی والو اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں!
الرؤف جیولرز
۱۱۱ محمد رشید بنگلہ تھر مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد کراچی
شوروم نمبر:- ۶۱۷۰۶۹

اور ان کا ایک ہاتھ بچپن میں کٹ گیا تھا۔ ایک ہی ہاتھ تھا وہ بھی زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا۔ اگر یہ چاہتے بھی تو اس ایک ہاتھ سے بھی وہ تھپڑ نہیں دے سکتے تھے مگر میں نے کہا اللہ کی شان دیکھو یہ واقعہ اپنی ذات میں خدا کی تقدیر کی طرف سے ایک تھپڑ ہے۔ جوان ظالموں کے منہ کے سامنے رکھا گیا ہے۔ خدا کی تقدیر کا یہ تھپڑ ان کو یہ بتا رہا ہے کہ تم کیسے مسلمان ہو کہ آج کلمہ توحید کو مٹانے کے درپے ہو چکے ہو اور اپنے ہاتھوں سے کلمۂ توحید تم نے ان کے سپرد کر دیا جن کو تم غیر مسلم کہا کرتے تھے، جن کو تم اسلام کا دشمن اور وطن کے دشمن قرار دیا کرتے تھے۔ پس خدا کی تقدیر نے یہ ایک ایسا تھپڑ دکھایا ہے جو ہمیشہ ہمیش کے لئے جاری رہے گا۔

وہ عجیب ڈپٹی کمشنر ہیں مجھے تعجب ہوا کیونکہ عموماً سی۔ ایف۔ سی آفیسرز پاکستان کے بڑے مہذب اور تعلیم یافتہ ہوا کرتے ہیں اور روشن خیال ہوتے ہیں اور بلوچ ایک ایسی قوم ہے جو سندھ اور بلوچستان میں مذہبی کم ہے اور سیاسی زیادہ ہے۔ اور مذہبی جو ہیں وہ بھی تعصبات میں مبتلا نہیں۔ پس یہ عجیب صاحب ہیں جو نہ سی۔ ایف۔ سی کے افسروں کی خوبیاں رکھنے والے ہیں نہ بلوچوں کی خوبیاں رکھنے والے ہیں۔ اور ایک ہی خوبی ان میں ہے اور وہ خوبی، وہ خوبی ہے جو

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے دشمنوں کی خوبی

تھی، جو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حواریوں پر ظلم کرنے والے کی خوبی تھی۔ جو ہمیشہ سے جو خدا کے دین اور خدا کے نور کے دشمنوں کی خوبی چلی آئی ہے اگر اسے خوبی آپ کہہ سکتے ہیں۔

پس خدا کی تقدیر نے تمہیں ہمیشہ کے لئے تھپڑ دکھا دیا۔ مگر جماعت احمدیہ کسی تھپڑ کی قائل نہیں، کسی لعنت کی قائل نہیں۔ خدا کی تقدیر ہے جو لعنتیں خود فیصلہ کر کے ان پر نازل کرے اس سے بھی ہمارا دل دکھتا ہے اور اس سے بھی ہمارا دل دکھتا رہے گا۔ ہم تو اتنا جانتے ہیں کہ وہ لعنت نازل ہو یا نہ ہو چند سرغنہ لوگوں کو خدا کی تقدیر پکڑے یا نہ پکڑے، ہم موجودہ حالات سے راضی ہیں اور

یہی ہماری عید ہے

وہ دیکھو کس شان کا قافلہ ہے جو کلمۂ توحید بلند کرتا ہوا پا بہ جولاں ہونے کے باوجود بڑی شان اور بڑی عظمت کے ساتھ شاہراہ ترقی اسلام پر گامزن ہے اور اسے کسی قسم کی کوئی ظلم و ستم کی واردات اس ترقی کی راہ پر آگے سے آگے بڑھنے سے باز نہیں رکھ سکتی۔ ان کے اس حال کو دیکھ کر مجھے تو دجلہ کی تاریخ میں کہے گئے ایک شاعر کا شعر یاد آگیا وہ لکھتا ہے ؎

دجلے را امروز رفتار عجب مستانہ ایست
پائے در زنجیر و کف بر لب، مگر دیوانہ ایست

کہ دیکھو دیکھو دجلہ کی عجیب شان ہے کس مستی کے عالم میں بہہ رہا ہے لہروں کی زنجیریں اس کے پاؤں کو روکے ہوئے ہیں اور ہونٹوں پر کف جاری ہے لیکن اس کے باوجود عجیب مستانہ انداز میں آگے سے آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔

پس احمدیوں کا یہ قافلہ بھی اس مستانہ ورد جلے کی یاد دلاتا ہے۔ دیکھنے والا تو یہی کہے گا کہ "مگر دیوانہ ایست" شاید دیوانے ہو گئے ہیں مگر ہاں ہاں خدا کی راہ کے دیوانے ہیں دنیا کے فرزانوں کی دیوانگی ان کو نصیب نہیں ہوئی۔ الحمد للہ رب العالمین۔

پس یہ

عجیب شان کا قافلہ

ہے جو آگے سے آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ ہم نہ لعنتوں کے قائل ہیں، نہ لعنتیں ہمیں خوش کر سکتی ہیں کیونکہ جب خدا کی لعنت کسی قوم کو پکڑ لیتی ہے تو خدا کے بندے کبھی اس پر خوش نہیں ہوا کرتے ہاں نشان کے پورا ہونے کی راہ سے اس نظر سے ضرور ان کے دلوں کو فرحت نصیب ہوتی ہے۔ لیکن انسانوں کے دکھ سے، سب سے زیادہ دکھ خدا کے پاک بندے اٹھایا کرتے ہیں

پس یہ قافلہ تو آگے بڑھے گا۔ میں نوجوان نسلوں سے کہتا ہوں کہ تم بھی صبر اور رضا کے گر سیکھو ان قافلے والوں سے، ان نوجوان نسلوں سے۔ یہ بھی تو نوجوان نسلیں ہیں جنہوں نے اسلام کے نام کو عجیب شان کے ساتھ سر بلند کر رکھا ہے۔ تم صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑو اور توکل کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑو اور ان کے سامنے سر نہ جھکاؤ جو غیر اللہ ہیں خدا کے سامنے سر جھکاؤ۔ ان کے سامنے آنسو نہ بہاؤ جو غیر اللہ ہیں۔ خدا کے حضور آنسو بہاؤ اور انبیاء کی طرح۔ یہی عرض کرو کہ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ (یوسف: ۸۷) میں تو وہ ہوں کہ جو اپنا غم اور اپنا دکھ اور اپنے آنسو صرف خدا کی راہ میں بہاتا ہوں۔ تم بھی بعض راتوں کی دعاؤں کی طرح میرے ساتھ مل کر خدا سے یہ عرض کیا کرو کہ ؎

کہاں تک اب ان پہاڑ راتوں کو تیشۂ بے کسی سے کاٹوں
میری محبت کے خواب، آجا، غم جدائی کو خواب کر دے

اے اللہ! یہ اندھیری راتیں تیشۂ بے کسی سے کاٹتے کاٹتے، بے بسی سے کاٹتے کاٹتے بعض دفعہ دل ہاتھ سے نکلتا ہے تو ہی ہے جو صبر عطا فرما اور اب ان آزمائشوں کو ختم فرما دے اور محبت کا خواب بن کر آجا اور ان دکھوں کی راتوں کو خواب بنا دے نہیں نہیں! اے ہمارے آقا تو اس صبح کا سورج بن کر طلوع ہو۔

فتح و ظفر کا سورج

بن کر طلوع ہو جس کی روشنی سے تمام اندھیرے اور تمام ظلمتیں باطل اور زائل ہو جائیں۔ اے ہمارے آقا! وہ چاند بن کر ہم پر طلوع فرما جس کا محبت کی ٹھنڈی چاندنی ہمارے دلوں کو تسکین بخشے۔ وہی ہماری جنت ہے۔ پس ہم اس جنت سے بھی راضی ہیں تو آج جو جنت ہمیں عطا فرما رہا ہے اس جنت سے بھی راضی ہوں گے جو صبح ظفر کی جنت ہوگی، جو صبح ظفر کی جنت ہوگی۔ پس اے ہمارے اللہ! ہمارے آقا! ہماری ان قربانیوں کو قبول فرما۔ ہمیں اپنی محبت کی عید عطا کر۔ اس سے بہتر اور کوئی عید نہیں جو ہمیں مرغوب ہے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے فرمایا:۔

احباب دعا میں شامل ہو جائیں اس کے بعد حضور انور نے ایک لمبی اور پر سوز دعا فرمائی اور پھر فرمایا:۔

ساہیوال کے مظلومین

کا ذکر رہ گیا تھا۔ دعا میں تو مجھے یاد آ گئے تھے اور چونکہ اجتماعی دعائیں، امام کی دعائیں باقی سب کی دعائیں بھی شامل اور سب کی دعاؤں میں امام کی دعا شامل ہوتی ہے کہ آپ کی طرف سے بھی وہ رہ گئے۔ لیکن آئندہ ان کو بھی اپنے طور پر انفرادی طور پر بھی یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو عید مبارک فرمائے۔ (آمین)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴؍ احسان (جون) ۱۳۶۴ ہش ۱۹۸۵ء

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

گذشتہ سال کے آخر پر سفر یورپ کے دوران اللہ تعالیٰ نے جو

کشفی نظارہ

دکھایا تھا جس میں جمعہ کے روز ایک ڈائل کی شکل میں دس کا ہندسہ چمکتا ہوا اور بجلی کی طرح دھڑکتا ہوا دکھایا گیا تھا۔ اور اس پر میں یہ کہہ رہا تھا FRIDY THE TENTH باوجود اس علم کے کہ یہ دس تاریخ کا ہندسہ ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے تصرف کے تابع زبان سے یہی فقرہ جاری ہوا FRIDAY THE TENTH اس کی جماعت کی طرف سے تشہیر بھی کی گئی اور اندازے بھی لگائے گئے کئی قسم کے خطوط آئے اور ۱۰ر مئی جو جمعہ کا روز تھا اس پر جماعت نگاہیں لگائے بیٹھی رہی لیکن اس روز کچھ نہیں ہوا۔ اور اطلاعات کے مطابق بعض علماء نے یہ کہا کہ اب ہم ۱۰ر مئی کو اس کچھ نہ ہونے کا جشن منائیں گے۔

لیکن اس کے بعد بھی ایک جمعہ آنے والا تھا جو رمضان المبارک کا پاکستان کے لحاظ سے دسویں رمضان المبارک کا جمعہ بنتا تھا۔ اور جیسا کہ بعض دوسرے احباب کو بھی اللہ تعالیٰ نے رویا کے ذریعہ دس کی خبر دی تھی۔ اور مجھے اطلاعیں دے چکے تھے۔ اس لئے ہمیں اس کا انتظار تھا کہ دیکھیں اللہ تعالیٰ اس تاریخ کو اپنی کیا تجلی دکھاتا ہے۔

چنانچہ دس کی صبح کو جو خبریں آنی شروع ہوئیں۔ تہجد کے وقت سے ان کے متعلق میں پہلے جماعت کو اطلاع دے چکا ہوں۔ اور گزشتہ کسی خطبہ میں نے یہ بتایا تھا کہ میں سمجھتا ہوں کہ

خدا کا نشان

ایک رنگ میں اس روز پورا ہو گیا لیکن بعد کی جو آنے والی اطلاعیں ہیں ان سے معلوم

ہوتا ہے کہ ایک رنگ والی بات نہیں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بڑی شان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی یہ بیان فرمودہ خبر پوری ہوئی اور اس کے ذو جہت پہلو سامنے آ گئے ہیں۔

چنانچہ جو اطلاعیں ہمیں ملی تھیں وہ تو احباب جماعت کراچی کی طرف سے اسی وقت کی اطلاعیں تھیں، لیکن بعد کے اخبارات کے جو تراشے موصول ہوئے ہیں نہ صرف یہ کہ ان سے اس خبر کی غیر معمولی اہمیت واضح ہوتی ہے اور اس واقعہ کا غیر معمولی پن بھی واضح ہوتا ہے۔ بلکہ ایسے لوگ جو شدید معاند ہیں احمدیت کے ان کے منہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ اقرار کروایا کہ یہ کوئی معمولی واقعہ نہیں، یہ کوئی حادثاتی بات نہیں، بلکہ خدا کی طرف سے یہ

ایک بڑی بھاری تنبیہ

ہے اور اس کے علاوہ پاکستان کی شمالی سرحد پر بھی ایک واقعہ رونما ہوا جس کو غیر معمولی اہمیت دی گئی۔ اور اُسے بھی ایک آنے والے خطرے کے نشان کے طور پر پیش کیا گیا۔ اور یہ واقعہ بھی ۱۰ رجمعۃ المبارک رمضان شریف ہی کو ہوا۔

چنانچہ جو

اخبار کے تراشے

آئے ہیں ان میں بڑے بڑے مضامین چھپے ہیں اس موضوع پر شاہ سرخیاں جمائی گئی ہیں۔ اور بتایا گیا ہے کہ یہ بہت ہی غیر معمولی اور نہایت ہی خوفناک واقعہ تھا "جنگ" لندن نے تو یہ خبر اس سرخی کے تابع شائع کی کہ:۔

"کراچی میں طوفان کے خطرے نے افراتفری مچادی۔ سارے علاقوں کے لوگوں کی بڑی تعداد گھروں سے نکل بھاگی"

"ڈان" (DAWN) نے شاہ سرخی جمائی:۔

CYCLONE THREAT

اس پر ایک لمبی خبر شائع کی جو ایک صفحے پر نہیں بلکہ دوسرے صفحے پر بھی جاری رہی اور اسی طرح ایک مضمون شائع کیا جس کے اوپر یہ عنوان لگا تھا:۔

PANIC GRIPS KARACHI

اور ان دونوں مضامین کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ لکھوکھا آدمی متاثر ہوئے تھے اور ایسا سب کچھ گھروں پر اسی طرح چھوڑ کر بھاگ گئے تھے اور تمام ذرائع کو بروئے عمل لا کر حکومت کو بڑی محنت کے ساتھ ان علاقوں کی نگرانی کروانی پڑی۔ تمام نیوی کی کشتیاں پولیس کی کشتیاں جو نیوی پولیس کی کشتیاں ہیں وہ سارے علاقے میں پھیل گئیں۔ اور پولیس بھی گشت کرنے لگی لیکن اتنی پینک (PANIK) تھی کہ چور بھی وہاں باقی نہیں رہے۔ وہ بھی بھاگ گئے۔ ورنہ عموماً تھوڑی PANIK کے وقت تو چوروں کی موجیں ہو جایا کرتی ہیں وہ کہتے ہیں کوئی بات نہیں، دیکھی جائے گی۔ بالکل اسی طرح گھر چھوڑ کر لوگ بھاگے ہیں نوکر تک بھی چلے گئے اور کوئی چوری کا واقعہ نہیں ہوا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کا خوف بھی طاری تھا اس وقت دلوں پر اور یہ بھی پتہ چلا کہ کثرت کے ساتھ اذانیں دی جانے لگیں اور اذان دینا یہ عموماً علامت ہے ہمارے ملک میں

بہت بڑا خطرہ اور اس پر استغفار۔

ایسے موقع پر اذان دی جاتی ہے۔ اور علامت ہے استغفار کی اس لئے لوگ سمجھتے ہیں کہ جب اذان دی جائے گی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو بھی عذاب مقدر ہے وہ ٹل جائے گا۔

جماعت احمدیہ کے ایک شدید مخالف پروفیسر عبد الغفور صاحب جو جماعت اسلامی سے تعلق رکھتے ہیں ان کے متعلق "جنگ" لاہور ۲ر جون نے یہ سرخی جمائی وہ کہتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ طوفان کا رُخ نہ موڑتے تو ہمارا کیا حشر ہوتا"

اور اس طوفان پر تبصرہ کرتے ہوئے وہ کہتے ہیں یعنی جنگ ان کی طرف یہ بات منسوب کرتا ہے کہ انہوں نے کہا:۔

"کراچی چھوٹا پاکستان ہے لیکن لبنان اور بیروت بن رہا ہے۔ جو مارشل لاء حکومت اس دور کا ثمرہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں نے تحریک پاکستان کی اس لئے حمایت کی تھی کہ بھارت میں ان کے جان و مال خطرے میں تھے۔ انہوں نے کہا بھارت میں اب بھی مسلمانوں کے ساتھ ظلم ہو رہا ہے لیکن صدمہ اس بات کا ہے کہ اب پاکستان میں بھی شہریوں کے جان و مال محفوظ نہیں"

اور یہ وہی صاحب ہیں جن کے نزدیک جماعت احمدیہ کے جان و مال کی کوئی قدر اور کوئی قیمت نہیں ہے۔ انسانی گناہوں میں نہ خدا کی نگاہ میں اور بے دھڑک یہ لوگ تیاریاں کر رہے ہیں، کرتے رہتے ہیں۔

جماعت اسلامی کے کارندے

اور فسادات میں ہمیشہ پیش پیش رہے اور پچھلے جو ۱۹۵۳ء کے فسادات تھے ان میں تو تمام قصبات میں جو نمایاں کردار ادا کیا ہے احرار کے علاوہ وہ جماعت اسلامی کے کارندوں نے ادا کیا تھا۔ اور اب جب کہ خدا کی پکڑ کا نے سامنے دیکھا تو اس وقت ان کو خیال آیا کہ پاکستان میں لوگوں کے جان و مال محفوظ نہیں ہیں یہ اللہ کی تقدیر ہی بتائے گی کہ خدا کی پکڑ کس کے جان و مال کو خطرہ لاحق ہونے کے نتیجے میں آتی ہے۔ جو عام دستور چل رہا ہے پاکستان میں وہ تو سالہا سال سے اسی طرح چل رہا ہے۔ ان کو تو خدا نے خبر نہیں دی کہ دس جمعہ کو کوئی واقعہ ہونے والا ہے۔ جن کے جان و مال کی خدا کی قدر تھی جن کے جان و مال پہ خدا کی پیار کی نظر تھی ان کے امام کو بتایا ہے کہ دس جمعہ کو ایک بہت بڑا خطرہ یا نشان ظاہر ہونے والا ہے۔ جو تجلی کے رنگ میں ہو گا کیونکہ وہ چمکتا ہوا ہندسہ تھا جو بار بار دل کی طرح دھڑک رہا تھا۔

اور ایک اور شدید معاندانہ احراری اخبار جو وقف ہے جماعت احمدیہ کی مخالفت پر "لولاک"۔ انتہائی گندہ بولتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جماعت کے خلاف۔ وہ بھی یہ لکھنے پر مجبور ہو گیا اور اداریے کی سرخی اس نے جمائی

"خدائی وارننگ"

اب یہ بھی تصرف الٰہی ہے کہ جماعت کے جان و مال اور عزت کی دو بڑی دشمن جماعتیں ایک جماعت اسلامی اور ایک جماعت احرار۔ ان دونوں کے منہ سے خدا نے یہ اقرار کروا دیا کہ یہ دس تاریخ کا واقعہ کوئی معمولی واقعہ نہیں بلکہ غیر معمولی نشان ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک وارننگ ہے اور پھر دیکھتے ہیں اس اداریہ میں "لولاک" کے مدیر:۔

"ہمیں بار بار سوچنا چاہیئے کہ ہم کہاں کہاں اور کیسے خدائے بزرگ و برتر کی نافرمانی کے مرتکب ہو رہے ہیں اہل کراچی کو آپس کی سر پھٹول اور باہمی مناصمت چھوڑ کر خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر بجا لانا چاہیئے۔ اور خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری کا عہد کرنا چاہیئے۔ وہ خوش قسمت ہیں کہ ایک بڑی آزمائش سے بچ گئے۔ یہ سمندری طوفان ان کے لئے خدائی وارننگ ہے"

ان کے لئے نہیں تمہارے لئے بھی خدائی وارننگ ہے بلکہ تمہارے لئے بہت زیادہ ہے کیونکہ تمہاری سکھائی ہوئی تدبیریں ہیں جن کو بروئے کار لا کر پاکستان میں خدا کے نام پر مظالم توڑے جا رہے ہیں اور وہ لوگ جن کا قصور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ انہوں نے یہ کہا رَبُّنَا اللّٰہُ اللہ ہمارا رب ہے تم ہمارے رب نہیں ہو۔ ان کو اس قصور کے نتیجے میں طرح طرح کی سزائیں دی جا رہی ہیں۔ تو جو ان حرکتوں کے علمبردار ہیں ان کے لئے وارننگ ہے۔

یہ تو پاکستان کے جنوب میں واقع ہونے والا ایک نشان تھا۔ اب شمال کی خبر سنیں وہاں کی اطلاعات کے مطابق جو اخباروں میں بڑی بڑی نمایاں سرخیوں کے طور پر شائع ہوئیں اور پھر اس کے ساتھ مضامین بھی آئے ۱۰ر مئی بروز جمعہ دس رمضان المبارک کو افغانستان کے لگ بھگ ۲۱ ہوائی جہازوں نے چترال میں دروش کے مقام پہ وہاں کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ چترال کا دوسرا بڑا شہر ہے ایک بھرپور حملہ کیا۔ اسمبلیوں اور اخباروں میں خوب شور اور غوغا اور نالہ و فریاد کئے گئے صوبہ سرحد کے اخباروں نے شاہ سرخی جمائی۔ صوبہ سرحد کے گورنر اور وزیر اعلیٰ وہاں پہنچے۔ یعنی یہ کوئی معمولی عام بمباری کا واقعہ نہیں بلکہ

غیر معمولی قومی سطح کی اہمیت کا واقعہ

تھا۔ اس کے بعد صدر ضیاء الحق صاحب خود وہاں پہنچے اور وہاں جاکر انہوں نے تو ملاحظہ کیا ہے وہ شائع ہو چکا ہے اخباروں میں۔ چنانچہ صدر ضیاء الحق صاحب بھی آپ جانتے ہیں جماعت کے سربراہوں میں سے نہیں ہیں۔ تو حکومت کی سطح پر جو شرارت کروانے والے لوگ ہیں ان کو بھی خدا نے نشان دکھایا اور ان سے اقرار کروایا کہ رمضان کا جو جمعہ ہے یہ تمہارے لئے ایک تنبیہ کے طور پر آیا ہے اور اس کو نظر انداز نہ کرو۔

انگلستان کی ٹیلی ویژن جو آئی۔ ٹی۔ وی کہلاتی ہے اس نے بھی ایک خاص رنگ میں اس خبر کو دکھایا جبکہ ضیاء الحق صاحب کی تصویر بھی دکھائی اور یہ اعلان کیا کہ پاکستان کے بارڈر کے نزدیک روس نے بمباری کی ہے غالباً افغانستان اور پاکستان کے سرحد کے قریب تھی۔ یہ کہنے کے بعد نیوز کاسٹر (NEWS CASTER) نے یہ فقرہ بولا۔

GENERAL ZIA OF PAKISTAN FLEW HIMSELF TO EXAMINE THE BOBED AREA AND IT WAS ON THE FRIDAY 31ST. OF MAY

اب یہ واقعہ کہنا IT WAS ON THE FRIDAY 31ST. OF MAY یہ بھی اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے نمایاں طور پر نشر کیا اور اس دن کو غیر معمولی اہمیت دی گئی پس

جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے

وہ تو پہلے ہی انتظار میں لگے ہوئے ہیں تشہیر کر چکے ہیں ان کو کہہ سکیں کہ یہ دیکھو خدا کی طرف سے ایک جو ظاہر ہو گیا۔ اس لئے دشمن کہہ سکتا ہے کہ یہ ان کی خوش فہمیاں تھیں — WISHFUL THINKING تھی چاہتے تھے کہ کچھ ہو جائے۔ کچھ ہوا اور انہوں نے کہہ دیا کہ دیکھو ہو گیا ہو گیا۔ لیکن ضیاء الحق صاحب کو نہیں چاہتے تھے کہ کچھ ہو جائے "لولاک" کے مدیر تو نہیں چاہتے تھے کہ کچھ ہو جائے۔ جماعت اسلامی کے سربراہ تو نہیں چاہتے تھے کہ کچھ ہو جائے۔ ان کی تو نگاہیں خدا نے ۱۰ رمئی پر ہی مرکوز رکھیں اور وہ بھول ہی گئے کہ ۱۰ رمضان کا بھی ایک جمعہ آنے والا ہے اگر ان کے وہم و گمان میں بھی یہ بات آجاتی کہ جماعت احمدیہ اسے خدا تعالیٰ کے ایک نشان کے طور پر پیش کرے گی تو شاید قیامت بھی ٹوٹ پڑتی تو وہ منہ سے کچھ بولتے یا اپنے قلم سے کچھ نہ لکھتے۔ تو یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک واضح نشان تھا جو اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان کے نتیجے میں پورا بھی ہوا اور عذاب ٹل بھی گیا ایک رنگ میں۔

جب اس سلسلہ میں میں نے غور کیا تو قرآن کریم کی ان دو آیتوں کی طرف میرا دھیان گیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَلَمَّا جَاءَهُم بِآيَاتِنَا إِذَا هُم مِّنْهَا يَضْحَكُونَ ٥۔

حضرت موسیٰ کا ذکر

چل رہا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب وہ ان کے سامنے نشانات لیکر آیا تو اچانک وہ استغفار کرنے کی بجائے مذاق کرنے لگے۔ اور تمسخر میں مبتلا ہو گئے یہ واقعہ ایک دفعہ نہیں ہوا دو دفعہ نہیں ہوا تین دفعہ نہیں ہوا، بار بار اسی طرح ہوتا رہا۔ قوم کے سامنے اللہ تعالیٰ کی انذاری تجلیات بار بار ظاہر ہوتی رہیں اور ہر دفعہ قرآن کریم کے بیان کے مطابق دوسرے حقوں سے پتہ چلتا ہے کہ کبھی تو وہ حضرت موسیٰ سے یہ عرض کرتے تھے کہ تو اپنے رب سے کہہ اس عذاب کو ٹال دے تو پھر ہم تجھے مان جائیں گے اور جب عذاب ٹل جاتا تھا تو پھر اسی طرح اپنی پرانی باتوں میں مصروف ہو جاتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ ہوتا رہتا ہے اسی طرح۔ اور بعض لوگ کہتے تھے کہ یہ تو ان لوگوں کی نحوست ہے جو ہمارے اوپر ہے اس کے سوا اس کی کوئی حیثیت نہیں تو یہ ساری باتیں جو گذشتہ قومیں دیکھ چکی ہیں جب اپنی باری آتی ہے تو پھر یہ قومیں ان ہی حالات میں سے اسی طرح آنکھیں بند کر کے گزرتی ہیں جس طرح ایک بھیڑ جب کسی جگہ سے سر جھکا کر گزرے تو پچھلی ساری بھیڑیں بھی پھر وہیں سے سر جھکا کر گزرتی ہیں۔ اور اسی وجہ سے محاورہ "بھیڑ چال" کا شروع ہوا ہے اور عجیب ہے انسان حیران ہو جاتا ہے اس تاریخی مطالعہ سے کہ

ہزاروں سال کی انسانی تاریخ

یہ بتا رہی ہے کہ ایک دفعہ بھی کسی قوم کو استثنائی طریق اختیار کرنے کی توفیق نہیں ملی۔ سوا ئے ایک قوم کے جس کو خدا نے پوری طرح ایک انذار کے نتیجے میں استغفار کی توفیق اور توبہ کی توفیق عطا فرمائی جس کا ذکر قرآن کریم میں ملتا ہے۔ یعنی حضرت یونس بن متّی کی قوم۔ اور باقی تمام قوموں کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ بلا استثناء اسی طریق پر چلتی رہیں۔ نشانات آتے تھے تو مذاق اڑاتے تھے پہلے بھی اور بعد میں بھی اور تمسخر کا طریق اختیار کرتے تھے۔ حادثات قرار دے دیا کرتے تھے یا بدشگونی لیتے تھے ان لوگوں سے جن پر ظلم کے نتیجے میں خدا تعالیٰ ان سے ناراض ہوتا تھا۔

پھر آگے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ۔

وَمَا نُرِيهِم مِّنْ آيَةٍ إِلَّا هِيَ أَكْبَرُ مِنْ أُخْتِهَا وَأَخَذْنَاهُم بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ٥

—— کہ جب ہم پکڑ سکتے ہیں ایک ہی عذاب کے ساتھ اور ایک ہی تجلی کے جلوے سے قوموں کا صفایا کر سکتے ہیں اور پہلے کرتے بھی رہتے ہیں تو پھر جب ہم یہ طریق اختیار کرتے ہیں کہ

تدریجی نشان

ظاہر کریں تو اس میں حکمت کیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے یہ طریق موسیٰ کے ساتھ اختیار کیا کہ مَا نُرِيهِم مِّنْ آيَةٍ إِلَّا هِيَ أَكْبَرُ مِنْ أُخْتِهَا کہ ہم رفتہ رفتہ نشان ظاہر کر رہے تھے اور ہر اگلا نشان پہلے نشان سے زیادہ بڑھ کر تھا اور پھر اس کے بعد آنے والا نشان اس سے زیادہ آگے بڑھ کر تھا۔ اور پھر اس کے بعد آنے والا نشان اس سے بھی زیادہ بڑھ کر نمایاں اور سخت تھا اپنی پکڑ میں۔ فرماتا ہے کس لئے؟ اس لئے نہیں کہ جس طرح ظالم آدمی کسی کے ساتھ کھیل کھیلتا ہے اور اس کو دکھ پہنچانے کے لئے ذہنی عذاب میں مبتلا کرنے کے لئے ایسی حرکتیں کرتا ہے یہ تو رحمان خدا کا کلام ہے، اس کی تدبیر ہے، وہ ہرگز ظلم کی خاطر ایسے افعال نہیں کیا کرتا فرماتا ہے۔ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ اس لئے ہم ایسا کرتے ہیں تاکہ انہیں واپس لوٹنے کا موقع مل جائے وہ دیکھیں، اور سمجھیں، اور غور کریں اور نصیحت پکڑیں تاکہ جتنے بھی ان لوگوں میں سے بچ سکتے ہیں وہ بچ جائیں پس اس سے میں یہ سمجھتا ہوں ان تمام امور پر غور کرنے کے بعد کہ ۱۰ رمضان شریف میں جو واقعہ رونما ہوا ہے اس کے یہ پہلو کھل کر اب سامنے آگئے ہیں۔

اول نشانوں کا ایک سلسلہ جاری ہوا ہے جو وہیں رک جانے والا نہیں اور جب میں غور کرتا ہوں اس نظارے پر جو میری آنکھوں میں ابھی بھی اسی طرح روشن ہے کہ گھڑی کا دسواں ہندسہ دھڑک رہا تھا روشن الفاظ میں۔ تو

روشنی تجلی کا بھی نشان ہوتی ہے اور رحمت کا بھی

نشان ہوا کرتی ہے۔ اور دھڑکنا بتاتا ہے۔ یعنی عذاب کی تجلی کا بھی نشان ہوتی ہے۔ روشنی بعض دفعہ اور بعض دفعہ تبشیر کی تجلی کا بھی نشان ہوتی ہے تو اس ہندسے کا دھڑکنا بتاتا ہے کہ یہ ایک دفعہ ہونے والا واقعہ نہیں ہے اس کا آغاز دسویں جمعہ کو جو چاند کی دسویں ہوگی اس سے ہوگا اس جمعہ کو یہ بات شروع ہو جائے گی اور پھر یہ نشان دھڑکتے گا۔ اور بار بار رونما ہوگا اور قرآن کریم کے مطالعہ سے یہ خوشخبری ملتی ہے کہ یہ اس لئے ہوگا تاکہ قوم میں جو لوگ ہدایت پانا چاہتے ہیں جن کے مقدر میں ہدایت ہے ان کو خدا تعالیٰ اس کا موقع عطا فرمائے۔

دوسرا میں اس سے یہ سمجھا ہوں کہ

پاکستان کو جو خطرات درپیش ہیں

ان کی نشاندہی کر دی گئی ہے کہ کہاں کہاں سے وہ خطرے ہیں ایک پاکستان کو جنوب سے خطرہ درپیش ہوگا۔ اور جس طرح سمندری طوفان کی صورت میں یہ تنبیہ کی گئی بعید نہیں کہ وہ خطرہ سمندر ہی کی طرف سے درپیش ہو۔ وہ کس شکل میں ہوگا یہ ہم بھی نہیں جانتے جب ظاہر ہوگا تو خدا تعالیٰ کی تقدیر خود کھول کر بتا دے گی۔ لیکن جو خطرات جنوب سے پاکستان کو پیش آنے والا ہے وہ سمندر سے تعلق رکھنے والا خطرہ مجھے معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ سمندر کی ایک غیر معمولی حرکت کے ذریعے خدا نے اس تجلی کو ظاہر فرمایا جو عموماً اس علاقے میں دیکھی نہیں جاتی۔ جو جغرافیہ کی تاریخ کے لحاظ سے ایک بالکل اجنبی بات تھی۔ اور شمالی سرحد سے ہوائی خطرہ ہے پاکستان کو وہ آسمانی نشان کے طور پر تو دونوں ہی ظاہر ہوں گے لیکن اس کا ظاہر فضا میں بھی آسمان سے تعلق معلوم ہوتا ہے کیونکہ وہ خطرہ ایک

سوائی جملے کی صورت میں ظاہر ہوا تھا۔

پس یہ باتیں تو ہم بہت کھل کر اب دیکھ رہے ہیں کہ یہ مراد تھی۔ اور آنے والے وقت نے یہ بات واضح کر دی کہ یہی رنگ ہے اس پیشگوئی کا۔ اور ابھی یہ ختم نہیں ہوئی بلکہ جاری ہوئی ہے

اس کے بعد میں

جماعت کو ایک نصیحت

کرنا چاہتا ہوں بہت سے کراچی کے دوستوں نے جو خطوط لکھے ان میں اگرچہ بھاری اکثریت نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اللہ کا بڑا احسان ہے کہ نشان ظاہر تو ہوا مگر نقصان نہیں کیا اس سے اور ہم بہت خوش ہیں کہ لاکھوں جانیں بچ گئیں کیونکہ اندازہ یہ تھا کہ اگر یہ واقعتاً پوری طرح خطرہ درپیش آجاتا تو معمولی نقصان نہیں تھا بلکہ لاکھوں جانیں تلف ہو سکتی تھیں پچاس فٹ اونچی سمندر کی لہر تھی جو تقریباً سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے کراچی کی طرف بڑھ رہی تھی اور یہ جو اخبارات میں نے دیکھے ہیں ان میں لکھا ہے کہ بعض نے تو کہا ہے کہ ایک سو میل یا اس سے زائد پیچھے رہ گئی تھی جب رُخ بدلا ہے۔ بعض نے لکھا ہے صرف پچاس میل قریب آکر یعنی نصف گھنٹے کا فرق رہ گیا تھا تو پھر وہ مڑی ہے اور جو تنبیہات کی گئیں ان میں صبح دس بجے کے وقت اس کا پہنچنا بھی بتایا گیا تھا کہ اگر یہ پہنچ جاتا تو صبح دس کے لگ بھگ اس نے کراچی کو ہٹ کرنا تھا۔ اب پچاس فٹ اونچی سمندری لہریں جو سو میل کی رفتار سے آگے بڑھ رہی ہوں اس نے تو کراچی کے میلوں میل تک کُلیتاً صفایا کر دینا تھا۔ نام و نشان شہر کے مٹ جانے تھے اس علاقے نے تو اس لئے جو سمجھ دار ہیں، جو صاحب دل لوگ ہیں وہ مجھے خط لکھتے ہیں اور اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اللہ نے فضل فرمایا اور ایک نشان پورا بھی فرما دیا۔ ہماری سرخ روئی بھی کر دی اور بنی نوع انسان کو ایک بڑے دکھ سے بھی بچا لیا لیکن بعض نوجوان بیچارے

جو یہ حکمتیں نہیں سمجھتے

یا پوری تربیت نہیں رکھتے بہت چند ہیں گنتی کے مگر انہوں نے یہ لکھا اللہ میاں نے جب یہاں تک پہنچا دیا تھا تو آگے تک جاتے ہوئے کیا تکلیف تھی پچاس میل رہ گیا تھا خدا کو آگے کیا حرج تھا آگے کر دیتے تو پھر ڈرا اور ہوتا ان کو اندازہ نہیں کہ دکھ کیا چیز ہے اور قومی دکھ کیسے کیسے خوفناک نتائج پیدا کرتا ہے۔ احمدی کو یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ اللہ رحیم و کریم ہے۔ نشانات ظاہر ہوتے ہیں اور ہوتے رہیں گے ہمیشہ۔ لیکن جن کی خاطر نشان ظاہر ہوتے ہیں ان کا دل نشانات کے ظاہر ہونے سے زیادہ قوم کی ہمدردی میں مبتلا ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ طریق تھا

جو ثابت ہے صحابہؓ کی روایات سے کہ بعض موقعہ پر جب ایک شدید معاند کی ہلاکت کی آپ نے خبر دی اور وہ دن قریب آرہا تھا تو صحابہؓ ساری ساری رات اٹھ کر روتے اور گریہ و زاری کرتے تھے کہ اے خدا یہ نشان ظاہر فرما دے، پکڑا جائے، پکڑا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ پتہ چلا تو آپ نے فرمایا کہ میں تو رات بھر یہ دعائیں کرتا ہوں کہ اے اللہ اس کو بچالے نہ پکڑا جائے نہ پکڑا جائے، اور ہدایت نصیب ہو جائے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

"جو خبر دی وحی حق نے اُس سے دل بے تاب ہے"

کہ مجھے خبر دی ہے میری سچائی کے نشان کے طور پر اور میرا دل بے تاب کر دیا ہے کہ اے خدا یہ کیا ہوگا؟ کیوں لوگ ہلاک ہوں؟ کیوں نہ ہو کسی کے غلام تھے؟ محمد عربی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے حق کے دل پر نظر ڈالتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا فلعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین۔ جن کے انکار ہمارا ان کی ہلاکتوں کی خبریں تم بھی دے رہا ہوں ...... اے پیارے! تیرے دل کا کیا حال دیکھ رہا ہوں؟ تو اسی غم میں ہلاک کر رہا ہے خود اپنے آپ کو یہ لوگ انکار کے نتیجے میں پکڑے نہ جائیں اور ہلاک نہ ہو جائیں، تو یہ رستہ ہے جو

الٰہی جماعتوں کا رستہ

ہے اس پر چلنے کے لئے اسلوب بھی تو وہی ہونے چاہئیں اطوار بھی تو انبیاء سے ہی سیکھنے چاہئیں۔ پس آپ ان رستوں پر ڈالے گئے ہیں اور آپ نے ان رستوں پر آگے بڑھنا ہے۔ میں آپ کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ خدا سے نشانات، تو مانگیں لیکن اس نیت سے مانگیں کہ اللہ تعالیٰ قوم کے بڑے حصے کے لئے ہدایت کے سامان پیدا فرما دے اور آپ کے لئے تقویت ایمان کے سامان پیدا فرما دے۔ آمین انتقام اور غضب کی راہ سے نشانوں کا مطالبہ کرنا درست نہیں۔ اس لئے جس رستے پر چل رہے ہیں یہ تو انبیاء کا رستہ ہے۔ انبیاء دکھے دل لیکر آگے بڑھتے ہیں اور خدا سے دعا کرتے رہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں وہی اسلوب عطا فرمائے جو نبیوں کو خدا تعالیٰ عطا فرماتا ہے کیونکہ ان کی طرف منسوب ہونے والوں کو بھی وہی رنگ اختیار کرنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور قوم کو سمجھ اور فہم کی توفیق عطا فرمائے۔ قوم کو توفیق عطا فرمائے کہ خدا تعالیٰ نے جو ڈھیل کی راہ اختیار کی ہے اور رفتہ رفتہ اپنی پکڑ کو زیادہ سخت کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے اس فیصلے کو اب سمجھیں

آج وقت ہے سمجھنے کا۔

اگر دیر کی تو پھر معاملہ ہاتھ سے جا رہا ہے گا لات حین مناص کا وقت آجائے گا۔ اور غور کریں کہ یہ معمولی بات نہیں دسمبر کے آخر پر ایک عاجز بندے کو خدا تعالیٰ نے یہ خبر دی کہ ارجعیٰ الملک کو کچھ ہونے والا ہے۔ کس کے اختیار میں ہے؟ ہم تو ایسے بے اختیار لوگ ہیں کہ پردیس میں نکالے گئے اور کوئی اقتدار نہیں وہاں کے حالات پر ہمارا کوئی اختیار نہیں سمندر کی طاقتوں پر کوئی اختیار نہیں۔ لوگ ہنسنے اور مذاق اڑانے کے لئے تیار بیٹھے تھے۔ بے بس تھے۔ اور ایک لمحہ کے لئے میرے دل میں یہ خیال آیا کہ اگر میں اس کا اعلان کر دوں تو بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے بعض دفعہ وہ نشان کو ٹال بھی دیتا ہے۔ جماعت پہلے ہی دکھوں میں مبتلا ہے۔ لوگ ہنسیں گے اور مذاق اڑائیں گے۔ لیکن اسی وقت میرے دل نے مجھے بتایا کہ یہ بھی ایک قسم کا شرک ہے خدا کی مرضی ہے وہ بتائے اور نہ پورا کرے

انبیاء کی شان

کے مطابق غلاموں کو بھی وہی رنگ اختیار کرنے چاہئیں۔ اس لئے وہ نہیں ڈرتے تھے اس بات سے کہ دنیا مذاق اڑائے گی یا نہیں اڑائے گی۔ کیا کہے گی! بے پرواہ ہو کر ناممکن باتیں کہہ دیا کرتے تھے۔ اور بظاہر کوئی امید نظر نہیں آتی تھی تو اس وقت مجھے بڑی سخت میرے نفس نے زجر و توبیخ کی۔ یہ ایک لمحہ کے لئے جو وہم تمہارے دل میں آیا ہے، اگرچہ بظاہر نیکی کے نام پر آیا ہے کہ جماعت کے لئے مشکل نہ پڑے یہ بھی ایک قسم کا ایک شائبہ رکھتا ہے غیر اللہ کی ملونی کا۔ اس لئے استغفار پڑھو۔ چنانچہ میں نے بہت استغفار کی اور بالکل پرواہ نہیں پھر کی کہ کیا ہوتا ہے جو خدا نے مجھے دکھایا امانت کے طور پر میں نے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ اور جو ظاہر ہوا ہے، یہ سمندر کی طرف سے بھی ظاہر ہونا، شمال سے بھی ظاہر ہونا، جنوب سے بھی۔ سمندر سے بھی اور ہوا سے بھی اور پھر معاندین احمدیت کا اسکوت ان اور تنبیہ قرار دے دینا۔ اب جو چاہیں کر لیں اب یہ قلم سے نکلی ہوئی تحریریں اور زبان سے نکلے ہوئے کلمات اب واپس نہیں لے سکتے۔ اس لئے یہ خدا کا نشان تھا جو بڑی شان سے پورا ہوا اور ہمارے دل اس کے لئے شکر اور حمد سے لبریز ہیں مگر ساتھ میں آپکو تنبیہ کرتا ہوں کہ دعائیں کریں استغفار کریں اور قوم کا بُرا نہ چاہیں قوم کی غلطیاں ہیں، اس میں کوئی شک نہیں لیکن ہم میں سے بھی تو بے شمار گنہگار ہیں ہم کون سا خدا کے سب حکموں پر پوری طرح عمل پیرا ہوتے ہیں۔ وہ بڑا رحمان اور رحیم ہے اگر ہم اپنی ذات کے لئے نہیں چاہتے کہ ہمارے گناہوں کو خدا فوراً پکڑ لے اور ہمارے پردہ دری کر دے اور ہمیں ان گناہوں کے نتیجے میں ہلاک کرے، تو غیروں کیلئے ہم کیوں یہ چاہیں اسلئے کہ انہوں نے ہمیں دکھ پہنچایا ہے۔ اللہ کو تو بڑا حوصلہ ہے اس کے آنکھوں کے سامنے بڑے بڑے مکروہ کام کئے جاتے ہیں اور اس کے باوجود وہ پکڑ میں ڈھیل کرتا چلا جاتا ہے اور زیادہ سے زیادہ مہلت دیتا چلا جاتا ہے فرماتا ہے جو اعمال انسانوں نے کئے ہیں دنیا میں یا کر رہے ہیں اگر ہم ان اعمال کی جزا دینے کے فیصلے کر لیتے تو صرف انسان نہیں از زمین سے، صفحہ ہستی سے زندگی کا نشان مٹا دیتے۔ کوئی دابہ نہ رہنے دیتے یہاں۔ اُس اللہ کی محبت کے دعوے دار اور پھر دل میں یہ تمنا کہ تماشہ ہو جائے تماشوں کے لئے آپ نہیں پیدا کئے گئے صرف اتنا حق ہے اور یہ ہمارا حق ہمیشہ الٰہی جماعت کا حق رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے نشان مانگیں اور دعا یہ کریں کہ وہ نشان رحمت کے نشان ہوں اور اگر عذاب کے نشان ہی مقدر ہیں مخالفین کے لئے تو اے خدا! اس رنگ میں وہ نشان ظاہر فرما کہ ائمۃ الکفر تو پکڑے جائیں اور عبرت کا نشان بن جائیں لیکن بھاری اکثریت عوام الناس کی جو اس لحاظ سے معصوم ہے کہ کچھ بھی نہیں جانتے جس طرف ان کو ڈال دیا جاتا ہے بھیڑ بکریوں کی طرح چلتے رہتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ اپنے غضب سے بچالے، اپنی پکڑ سے محفوظ رکھے اور ان کے لئے یہ عبرت کا نشان ہدایت کا موجب بن جائیں۔ یہی تمنا ہونی چاہئے یہی میرے دل کی تمنا ہے۔ یہی میں چاہتا ہوں کہ آپ کے دل کی تمنا ہو یہی دعائیں ہوں۔

رہ: ہیں جو ایکو جاری رکھنی چاہئیں۔ خطبہ ثانیہ میں حضور نے فرمایا۔ آج جمعہ کے بعد ایک مخلص نوجوان کی نماز جنازہ ہوگی یہ بیسمر روڈ میں تھے ہمارے ایک بہت ہی مخلص فدائی احمدی دوست جو اسیر جماعت رہے ہیں گوجرانوالہ کے اور یہ معاوہ ہیں انہوں نے بڑی خدمت کی توفیق پائی تھی چوہدری عبدالرحمن صاحب بٹ ان کے چھوٹے بھائی ہیں چوہدری عبدالمجید صاحب باجوہ اور ان کے ایک بھائی اعجاز احمد بٹ جو کہ ... برلسہ ضلع ملکن ہیں ان کے متعلق یہ افسوسناک اطلاع ملی ہے کہ وہاں چونکہ گھنٹی کے علاقے میں مذمت کے وقت انہوں نے غیر معمولی بھاگ دوڑ کی اور بہت ہی زیادہ اپنی جان مار کر اپنے مظلوم بھائیوں کی مدد کے لئے دن رات پھرتے تھے ان کو معلوم ہوتا ہے صحت میں کمزوری تھی پہلے سے تو اچانک ہی ان کا ہارٹ فیل ہوگیا اور عمر صرف چوبیس پچیس سال تھی چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ تو ان کے لئے بھی مغفرت کی دعا کریں۔ نماز جنازہ جمعہ کے بعد ان کی ہوگی۔

قسط ششم (آخری)

تحریکِ احمدیت پر تنقید کا علمی جائزہ

از محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد۔ مؤرخ احمدیت ربوہ

چودہواں اعتراض

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ "آئینہ کمالاتِ اسلام" صفحہ ۵۶۲ پر فرماتے ہیں کہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مَیں خدا ہوں اور یقین کیا کہ مَیں وہی ہوں۔

جواب :- یہ محض خواب ہے اور خواب ہمیشہ تعبیر طلب ہوتی ہے جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی یہ خواب قرآن میں ہے کہ آپ نے گیارہ ستاروں، سورج اور چاند کو اپنے سامنے سجدہ کرتے دیکھا (سورۂ یوسف رکوع ۱) تعبیر الرؤیا کی مشہور کتاب تعطیر الانام میں لکھا ہے "مَن رأی کانّہ صار الحق سبحانہ تعالیٰ اھتدیٰ الی الصراط المستقیم" (صفحہ ۹) یعنی جو شخص خواب میں دیکھے کہ مَیں خدا ہو گیا ہوں اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ صراطِ مستقیم تک پہنچ جائے گا۔ خود حضور نے اس خواب کی تعبیر "آئینہ کمالاتِ اسلام" میں یہ بتائی ہے کہ آسمانی اور زمینی تائیدات مجھے حاصل ہوں گی نیز واضح فرمایا ہے کہ اس خواب کے یہ معنی نہیں کہ گویا مَیں خدا ہوں یا خدا مجھ میں حلول کر آیا ہے بلکہ یہ خواب دراصل اس حدیث قدسی کے عین مطابق ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نوافل پڑھنے والا بندہ میرے قُرب میں اس قدر ترقی کرتا ہے کہ مَیں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سُنتا ہے۔ آنکھیں بن جاتا ہوں جس سے دیکھتا ہے۔ ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے پکڑتا ہے اور پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔[۵۱]

امام الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی "فیوض الحرمین" میں فرماتے ہیں کہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مَیں قائم الزمان ہوں یعنی اللہ تعالیٰ جب کسی چیز کے کسی نظام کا ارادہ فرماتا ہے تو وہ اپنے اس ارادہ کی تکمیل کے لئے مجھے اوزار یا آلہ کار بنا لیتا ہے۔[۵۲] اسی طرح سلطان العارفین سید الاقطاب حضرت الشیخ ابو محمد روزبہان (مصنف تفسیر "عرائس البیان") اپنا یہ مکاشفہ بیان فرماتے ہیں کہ :-

"اَلْبَسَنِیْ لباسًا من حُسنہٖ وجمالہٖ ..... ثمّ جَعَلَنِیْ متصفًا بصفاتہٖ ثمّ جعلنی متحدًا بذاتہٖ ثمّ رأیتُ نفسی کانّی ھُو"[۵۱]

اللہ جلّشانہ نے مجھے اپنے حُسن و جمال کا لباس پہنایا پھر مجھے اپنی صفات سے متصف کر کے اس طرح اپنی ذات سے متحد کر دیا کہ مَیں نے اپنے نفس کو دیکھا کہ گویا مَیں خُدا ہی ہُوں۔

سلوک کی اس منزل میں بعض اہل اللہ بے اختیار ہو کر "انا الحق" کہہ اُٹھتے ہیں چنانچہ حضرت سید عبد القادر جیلانی غوث صمدانی نے "فتوح الغیب" (مقالہ ۳ - ۱۲، ۱۶) میں فرماتے ہیں کہ قُربِ نوافل کا وہ مرتبہ فنائیت ذاتی کا مقام ہے جس سے محققین کے نزدیک "انا الحق" کا ظہور ہوتا ہے اور یوں بندہ ترقی کر کے خدا کی طرف سے "کُن فیکون" کے اختیارات کا حامل ہو جاتا ہے۔

منقول ہے کہ ایک گدڑی پوش حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا مَیں جنیدِ وقت ہوں۔ میں مصطفٰے وقت ہوں۔"[۵۲]

اصل بات یہ ہے کہ عشق والوں کا اپنے ربّ کریم سے ایک نرالا تعلق ہوتا ہے جس کا تصوّر ہی دنیا پرست کی آنکھ نہیں کر سکتی جہاں خدا تعالیٰ اُنہیں اپنی تجلّیات خاصہ کا مشاہدہ کراتا ہے وہاں یہ فانی فی اللہ لوگ بھی بحرِ الوہیت میں گم ہو جاتے ہیں اور اپنی محبّت اور پیار کی نرالی زبان استعمال کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں جس کا مقصود شرک نہیں صرف والہانہ رنگ میں فنائیت تامہ کا اظہار ہوتا ہے۔ ؎

بس اتنے پہ ہُوا ہنگامۂ دار و رسن برپا
کہ کیوں آغوش میں لے آئینہ مہرِ درخشاں کو

اور ان کا کمالِ رُوحانی یہ ہے کہ وہ مجاہدات اور فروتنی اور عاجزی کے ساتھ اپنے دل کو ایسا مصفّٰی اور شفاف بنا لیتے ہیں کہ ان میں عرش کے خُدا کا عکس نظر آنے لگتا ہے جس کے بعد وہ دیوانہ وار اپنے ربّ کی طرف علٰی وجہ البصیرت دعوت دیتے ہیں جیسا کہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ :-

"ہمارا بہشت ہمارا خُدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خُدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اُس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو ...... مَیں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دَف سے مَیں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خُدا ہے تا لوگ سُن لیں۔ اور کس دوا سے مَیں علاج کروں تا سُننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں" (کشتی نوح ص ۱۹، ۲۰)

پندرہواں اعتراض

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا دعویٰ ہے کہ اُنہیں بعض وہ آیات بھی الہام ہوئیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کے لئے مختص ہیں۔

جواب :- یہ اعتراض صرف ایسے ذہن کی پیداوار ہے جس کا نہ تو زندہ خدا کی زندہ قُدرتوں پر ایمان ہے نہ اس کا خُدا سے کوئی ذاتی تعلق ہے اور نہ وہ کوچہ رُوحانیت سے آشنا ہے۔ جسے مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کی سیر آسمانی مقصود ہو اسے چاہیئے کہ اُن اولیاء و اصفیاء کے دربار میں پہنچے جنہیں خُدا سے ہمکلامی کا شرف حاصل تھا۔

حضرت خواجہ میر درد دہلوی نے "علم الکتاب" میں "تحدیث نعمۃ الرب" کے زیرِ عنوان وہ قرآنی آیات درج کی ہیں جو آپ پر نازل ہوئیں۔ مثلاً "وَاسْتَقِمْ کَمَا اُمِرْتَ" "اَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ" "وَاخْفِضْ جَنَاحَکَ لِمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ" ان سب آیات میں براہِ راست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کیا گیا ہے۔ حضرت سید امیر الاطمانزئی نقشبندی مجدّدی صدی سیزدہم کو مندرجہ ذیل آیات جن میں آنحضرت مخاطب تھے الہام ہوئیں۔ "قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ" "یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اتَّقِ اللّٰہَ" "لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ"[۵۱]

حضرت مولانا مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی رحمۃ اللہ علیہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مخصوص آیات کا نزول بکثرت ہُوا۔ مثلاً "صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا"[۵۲] "اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ"[۵۳] "وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی"[۵۴]۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

"خُداوند کریم نے اس غرض سے کہ تا ہمیشہ اسی رسول مقبول کی برکتیں ظاہر ہوں اور تا ہمیشہ اُس کے نور اور اُس کی قبولیت کی کامل شعاعیں مخالفین کو ملزم اور لاجواب کرتی رہیں اسی طرح پر اپنی کمال حکمت اور رحمت سے انتظام کر رکھا ہے کہ بعض افراد اُمّتِ محمدیہ کو جو بوجہ کمال عاجزی اور تذلّل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت اختیار کرتے ہیں اور خاکساری کے آستانہ پر پڑ کر بالکل اپنے نفس سے گئے گذرے ہوتے ہیں خدا ان کو فانی اور مصفّٰی شیشہ کی طرح پاکر اپنے رسولِ مقبول کی برکتیں ان کے وجود بے نمود کے ذریعہ سے ظاہر کرتا ہے۔ اور جو کچھ منجانب اللہ اُن کی تعریف کی جاتی ہے یا کچھ آثار اور برکات اور آیات اُن سے ظہور پذیر ہوتی ہیں حقیقت میں مرجع تام اُن تمام تعریفوں کا اور مصدر کامل ان تمام برکات کا رسولِ کریم کا ہی وجود ہوتا ہے اور حقیقی اور کامل طور پر وہ تعریفیں اسی کے لائق ہوتی ہیں اور وہی ان کا مصداق اتم ہوتا ہے۔"[۵۵]

؎ جو راز دیں تھے بھارے اُس نے بتائے سارے
دولت کا دینے والا فرمانروا یہی ہے
اُس نور پر فدا ہوں اس کا ہی مَیں ہُوا ہوں
وہ ہے مَیں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

---

۵۱ صحیح بخاری کتاب الرقاق باب التواضع صفحہ ۹۶۳

۵۲ "الفرقان" بریلی "شاہ ولی اللہ نمبر" ص ۲۱۰ (از مولانا محمد منظور نعمانی) بار دوم مطبوعہ دہلی۔

۵۱ "کشف الاسرار" ص ۱۱ مطبوعہ ترکی ۱۹۷۱ء

۵۲ تذکرۃ الاولیاء اُردو باب ۷۷ صفحہ ۵۱۵ (حضرت خواجہ فرید الدین عطارؒ)

۵۱ "سلک سیر فی نظم الدرر" صفحہ ۱۵۲ (مرتبہ حضرت علامہ دہر مولانا صفی اللہ رحم) مطبع فاروقی دہلی ۱۲۹۵ھ

۵۲ "سوانح عمری مولوی عبد اللہ الغزنوی مرحوم" صفحہ ۲۵ (مرتبہ مولانا عبد الجبار غزنوی) مطبع قرآن و سنّۃ امرتسر طبع اوّل

۵۳، ۵۴ ایضاً صفحہ ۳۷

۵۵ براہین احمدیہ حصہ سوم ص ۲۴۲ حاشیہ در حاشیہ

سولہ (۱۶) اعتراض

بانیٔ احمدیت کی پیشگوئی بابت مصلح موعود بالکل جھوٹی نکلی اور بجائے صاحب شکوہ و عظمت بیٹے کے پہلے لڑکی پیدا ہوئی پھر بیٹا ہوا جو ایک سال بعد چل بسا۔

جواب :-

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

اس عظیم الشان پیشگوئی کے عین مصداق حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ تھے جو خدا کے پاک وعدوں کے مطابق ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوئے اور متعلقہ پیشگوئی کی ایک ایک علامت کے شاندار اور بکثرت ظہور کے بعد نومبر ۱۹۶۵ء کو وصال فرمایا آپ ہی وہ تاریخ ساز شخصیت ہیں جن کی نسبت برصغیر کے مشہور مسلم لیڈر بابائے صحافت مولانا ظفر علی خاں صاحب نے ۱۳ مارچ ۱۹۳۶ء کو اپنی ایک حقیقت افروز تقریر میں فرمایا تھا کہ :-

"مرزا محمود کے پاس قرآن ہے قرآن کا علم ہے .... مرزا محمود کے پاس ایسی جماعت ہے جو تن من دھن سے اس کے اشارے پر اس کے پاؤں میں نچھاور کرنے کو تیار ہیں .... مرزا محمود کے پاس مبلغ ہیں مختلف علوم کے ماہر ہیں دنیا کے ہر ایک ملک میں اس نے جھنڈا گاڑ رکھا ہے۔" سے[1]

سچ فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سے

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دُور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

فرزندانِ احمدیت! حق یہ ہے کہ تحریک احمدیت کی پشت پر دلائل و بیّنات کا لشکر جرار موجود ہے۔ دنیا بھر کی تمام مملکتوں کے سپاہی اور ہتھیار شاید گنے جا سکیں مگر احمدیت کے تائیدی شواہد کا شمار ممکن نہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ سولہ (۱۶) اعتراضوں کے ان جوابات سے جو میں نے نمونۃً پیش کئے ہیں۔ یہ حقیقت آفتاب نیمروز کی طرح روشن ہو جاتی ہے اور ہر احمدی نا دل اس یقین اور معرفت سے لبریز ہو جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس عظیم الشان بشارت کے پورے ہونے کا وقت قریب تر آ گیا ہے کہ :-

"میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا۔ یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔"

("تجلیات الٰہیہ" ص ۱۷)

میں نے شروع میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک الفاظ میں بتایا تھا کہ جماعت احمدیہ کے قیام کی اصل غرض "کلمہ طیبہ لا الٰہ الّا اللّٰہ محمّد رّسول اللّٰہ" پر ایمان اور اس کی طرف دعوت ہے۔ یہ عاجز اس مضمون کے اختتام پر آپ کو دوبارہ اسی کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق کی مشہور پیشگوئی ہے :-

اذا قام القائم المهدی لا یبقیٰ ارض الّا نودی فیها شهادة ان لا اله الا اللّٰه وان محمّدًا رسول اللّٰه ؕ*

یعنی جب قائم حضرت امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے تو دنیا کا گوشہ گوشہ اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ واشھد ان محمّدًا رسول اللّٰہ کی پرشوکت آواز سے گونج اٹھے گا۔ سو الحمد للہ جماعت احمدیہ اس نصب العین کی جلد سے جلد تکمیل کے لئے دنیا کے ہر خطہ میں سرگرم عمل ہے۔ ہماری اصل جوبلی اس دن ہوگی جب ماسکو، پیکنگ، لندن اور نیویارک جیسے بڑے بڑے شہروں کی سرکاری عمارتوں، یونیورسٹیوں، صنعتی اور جوہری توانائی کے مرکزوں اور گرجا گھروں پر کلمہ طیبہ لکھا ہوگا۔

دنیا بھر کے احمدیوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمارے آقا خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے بڑی اور کوئی خواہش اور تمنا نہیں تھی کہ ساری دنیا کلمہ پڑھ لے۔

توحید و رسالت محمدی کی اشاعت کے سلسلہ میں آنحضور صلعم کتنی بے پناہ تڑپ اور بے مثال جذبہ رکھتے تھے۔ اس کا کسی قدر اندازہ اس حیرت انگیز واقعہ سے ہوتا ہے کہ شوال ۸ھ (جنوری فروری ۶۳۲ء) میں غزوہ حنین سے واپسی پر اسلامی لشکر میں اذان دی گئی۔ اس موقع پر مکہ کے دس غیر مسلم نوجوان بھی تھے جو آنحضرت سے شدید بغض رکھتے تھے، انہوں نے اذان کا کھلا مذاق اُڑایا اور محض استہزاء کے طور پر اذانیں دینا شروع کر دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہایت خاموشی اور پیار سے اُن ان کی اذانیں سنتے رہے پھر ارشاد فرمایا کہ ان میں ایک خوش الحان کی آواز بھی میں نے سنی ہے۔ اس پر یہ سب غیر مسلم آنحضور کی بارگاہِ اقدس میں حاضر کئے گئے اور سب نے باری باری اذان دی۔ آخری مؤذن کا نام ابو محذورہ تھا جس کی آواز آنحضرت کو بہت پیاری لگی آنحضرت نے اسے اپنے سامنے بٹھا لیا۔ اس کی پیشانی کو تین بار اپنے دست مبارک سے برکت بخشی اور اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے چاندی سے بھری ہوئی ایک تھیلی انعام دی اور فرمایا جاؤ اور بیت اللہ کے پاس بھی اذان دو۔ اس پر انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! کیسے اذان دوں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری اذان اور اقامت سکھلائی۔ یہ سارا واقعہ دار قطنی، مسند احمد بن حنبل، سنائی اور دوسری مستند احادیث میں موجود ہے۔ آنحضرت کے بعد اللہ تعالیٰ نے خلیفۃ الرسول حضرت ابو بکر صدیق کو توحید اور رسالت محمدی کا پرچم دے کر کھڑا کیا۔ آپ نے فتنہ ارتداد کے دوران پوری مملکت اسلامیہ میں یہ آرڈیننس جاری فرمایا کہ

"ہمارا شعار اذان ہے۔ لہٰذا جب مسلمان اذان دیں اور مرتدین بھی اذان دیں۔ خاموشی اختیار کی جائے اور اگر وہ اذان نہ دیں فوراً ان کی خبر لی جائے۔ اور اذان دینے کے بعد بھی ان سے دریافت کیا جائے کہ وہ کس مسلک پر ہیں۔ اگر وہ اسلام سے انکار کریں فوراً اُن سے جنگ شروع کر دی جائے اور اگر وہ اسلام کا اقرار کریں تو اُن کے بیان کو قبول کر کے اُن پر اسلام کی خدمت عائد کی جائے۔" سے[1]

معزز قارئین! آج انسانیت تباہی اور بربادی کے آخری کنارے پر آن پہنچی ہے اور اقوام عالم کی نجات کی اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں کہ فرش سے لیکر عرش تک کی فضاؤں کو محبت الٰہی کی خوشبوؤں سے بھر دیا جائے اور ہر دل پر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا گاڑ دیا جائے یہی وہ آسمانی نوبت خانہ ہے جس کا ذکر نہایت ولولہ انگیز رنگ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ۱۹۵۲ء کے جلسہ سالانہ پر کیا اور فرزندان احمدیت کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا :-

"اب خدا کی نوبت جوش میں آئی ہے اور تم کو، ہاں تم کو، ہاں تم کو خدا تعالیٰ نے پھر اس نوبت خانہ کی ضرب سپرد کی ہے۔ اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!!! ایک دفعہ پھر اس نوبت کو اس زور سے بجاؤ کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور فرشتے بھی کانپ اٹھیں تاکہ تمہاری دردناک آوازیں اور تمہارے نعرہ ہائے تکبیر اور نعرہ ہائے شہادت توحید کی وجہ سے خدا تعالیٰ زمین پر آ جائے اور پھر خدا تعالیٰ کی بادشاہت اس زمین پر قائم ہو جائے۔ محمد رسول اللہ کا تخت آج مسیح نے چھینا ہوا ہے۔ تم نے مسیح سے چھین کر پھر وہ تخت محمد رسول اللہ کو دینا ہے اور محمد رسول اللہ نے وہ تخت خدا کے آگے پیش کرنا ہے اور خدا تعالیٰ کی بادشاہت دنیا میں قائم ہونی ہے۔ پس میری سنو اور میری بات کے پیچھے چلو کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ خدا کہہ رہا ہے میری آواز نہیں ہے۔ میں خدا کی آواز تم کو پہنچا رہا ہوں۔ تم میری مانو خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ اور تم دنیا میں بھی عزت پاؤ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ۔"

("سیر روحانی" جلد دوم ص ۲۸۶-۲۸۷)

سے فرزانوں نے دنیا کے شہروں کو اُجاڑا ہے
آباد کریں گے اب دیوانے یہ ویرانے

—(ختم شد)—

---

* "ینابیع المودۃ" مولفہ حضرت شیخ سلیمان السلیمی طبع دوم مکتبہ الفرقان بیروت و بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۸۸!

[1] تقریر جلسہ مسجد خیر الدین امرتسر منقول از "ایک خوفناک سازش" ص ۱۹۵-۱۹۶۔ مصنفہ مولوی مظہر علی اظہر۔

[1] "تاریخ طبری" جلد اوّل حصہ چہارم اردو ص ۱۷۲ تصنیف ابو جعفر محمد بن جریر الطبری۔ ترجمہ مولانا سید ابراہیم صاحب ایم اے سابق رکن شعبہ تالیف و ترجمہ جامعہ عثمانیہ ۱۹۴۱ء دار الطبع جامعہ عثمانیہ سرکار عالی حیدرآباد۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم محمد انعام صاحب ذاکر کارکن لنگر خانہ کو ۸۵-۸-۱ کو بچی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے "طیبہ شہناز" تجویز فرمایا ہے۔ موصوف نے اس خوشی میں دس روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ قارئین سے عزیزہ نومولودہ کے نیک صالحہ خادمہ ہونے اور درازیٔ عمر و بلندیٔ اقبال کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ادارہ)

منقولات

مذہبی منافرت کی سوداگری اور گرم بازاری ۔ (ارشاد احمد حقانی)

"نیشنل عوامی پارٹی کے لیڈر اور سندھ کے ممتاز سیاستدان مسٹر غلام مصطفیٰ جتوئی نے بیرونِ ملک روانہ ہونے سے پہلے ایک بیان میں اس امر پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ سندھ میں مذہبی منافرت زوروں پر ہے مختلف مذہبی عناصر ایک دوسرے کے خلاف نفرت و اشتعال پھیلا رہے ہیں۔ ان کے بقول زہریلے پمفلٹ تقسیم کئے جا رہے ہیں لیکن انتظامیہ اس صورتحال کا کوئی نوٹس نہیں لے رہی۔ اور مذہبی منافرت کے اس کاروبار کو روکنے کے لئے مؤثر اقدامات نہیں کئے جا رہے۔ انہوں نے بطور خاص سندھ میں بعض قادیانیوں کے قتل کئے جانے کی اطلاعات پر تشویش کا اظہار کیا ہے اور کہا کہ اس فرقہ کی مذہبی اور دستوری حیثیت جو بھی ہو حکومت سے توقع کی جاتی ہے کہ تمام شہریوں کے جان و مال کی حفاظت کرے اور بقول مسٹر جتوئی قادیانیوں کے ضمن میں یہ ذمہ داری انتظامیہ کما حقہٗ نہیں ادا کر رہی"۔

(روزنامہ جنگ لاہور ۱۲؍ مئی ۱۹۸۵ء صفحہ ۳)

بیرونی ممالک میں اراضی اور عمارتوں کی خریداری

"لاہور (نامہ نگار) قادیانیوں نے امریکہ میں پانچ مختلف مقامات پر مراکز قائم کرنے کی غرض سے اکیس لاکھ ڈالر کی جو رقم جمع کرنے کا منصوبہ بنایا تھا اس کے تحت آٹھ لاکھ بہتر ہزار ڈالر وصول ہو چکے ہیں۔ انگلستان کے مقام ٹلفورڈ پر ۲۵ ایکڑ رقبہ میں سکول اور ہاسٹل کی عمارت خریدی جا چکی ہے اور یہاں قادیانی پروپیگنڈہ کے لئے دو کروڑ تیس لاکھ روپے سے زائد رقم جمع کی گئی ہے۔ مغربی جرمنی میں فرینکفورٹ کے نواح میں ساڑھے چھ ایکڑ اراضی اور کولون میں تین منزلہ عمارت خریدی گئی ہے معلوم ہوا ہے کہ بھارتی پنجاب کے ضلع گورداسپور میں قادیانیوں کی ۷۸ نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ قادیانیوں کے ایک جریدے میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ ۱۹۸۴ء کے دوران پاکستان میں لازمی چندہ دو کروڑ چہتر لاکھ چھبیس ہزار روپے سے بڑھ کر تین کروڑ دس لاکھ اٹھاسی ہزار روپے تک پہنچ گیا۔ اسی طرح قادیانی جماعت کے دوسرے چندوں کی وصولی جو ۱۹۸۳ء میں بارہ کروڑ ۔۔ لاکھ روپے تھی ۱۹۸۴ء میں چھ کروڑ اٹھاسی لاکھ روپے تک پہنچ گئی۔ یاد رہے کہ ۱۹۵۶-۵۷ء میں قادیانی جماعت کا بجٹ پچیس لاکھ روپے تھا"۔

(روزنامہ "جنگ" لاہور ۲۸؍ اپریل ۱۹۸۵ء صفحہ ۸)

ناروے نے قادیانیوں کو اپنے پروگرام نشر کرنے کی اجازت دے دی۔

"سمندری ۱۵؍ مئی (نامہ نگار) ناروے کی حکومت نے قادیانیوں کو اپنے ایک ریڈیو سٹیشن سے پروگرام نشر کرنے کی اجازت دے دی۔ جامع مسجد اہلِ حدیث سمندری کے خطیب مولانا بہادر علی سیف نے ایک دینی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے اس کی پرزور مذمت کی اور مطالبہ کیا کہ حکومت پاکستان ناروے کی حکومت سے قادیانیوں کو اپنے ریڈیو سٹیشن پر اپنا نقطہ نظر پیش کرنے کی اجازت دینے پر سخت احتجاج کرے اور ناروے کی حکومت سے سفارتی تعلقات منقطع کر لئے جائیں"۔

(روزنامہ "نوائے وقت" لاہور ۱۶؍ مئی ۱۹۸۵ء ص ۳)

غیر اسلامی سرگرمیوں میں ملوث سعودی حکمران

"لندن (ریڈیو رپورٹ) ورلڈ اسلامک مشن کے زیر اہتمام ہونے والی عالمی کانفرنس میں سعودی عرب کے حکمرانوں پر کڑی نکتہ چینی کی گئی ہے مقررین نے کہا کہ سعودی حکمران غیر اسلامی سرگرمیوں میں ملوث ہیں اور مسلمانوں کے لئے مقدس مقامات کی زیارت کے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کر رہے ہیں۔ بی بی سی نے اپنے تبصرہ میں بتایا کہ کانفرنس میں تین ہزار افراد نے شرکت کی جن کا اہلسنت والجماعت سے تعلق ہے۔ دنیا کے کئی ممالک سے آئے ہوئے علماء نے خطاب کیا۔ ان علماء کا تعلق بریلوی مسلک سے تھا مقررین نے کہا سعودی حکمران محفل میلاد اور درود و سلام پر پابندی لگائے ہوئے ہیں۔ حجاز کانفرنس نامی اس کانفرنس کے دوران نعرۂ تکبیر نعرۂ رسالت لگائے گئے اور سلام پڑھا گیا۔ کانفرنس کے پہلے سیشن کی صدارت اجمیر شریف کے سجادہ نشین دیوان مجتبیٰ علی خان اور دوسرے سیشن کی صدارت بغداد شریف کے سجادہ نشین سید طاہر علاء الدین جیلانی نے کی۔ مقررین نے کہا کہ سعودی حکومت حجاج کے راستہ میں رکاوٹ کھڑی کر رہی ہے اور حاجیوں سے "جدید لینڈنگ ٹیکس" کے نام سے ۱۷۵ ڈالر فی کس حج ٹیکس کے طور پر وصول کیا جاتا ہے انہوں نے کہا کہ سعودی حکومت نے حضرت شاہ احمد رضا خان کے ترجمہ قرآن پر پابندی لگا کر ثابت کر دیا ہے کہ وہ تمام مسلمانوں پر وہابی مسلک ٹھونسنا چاہتی ہے۔ مقررین میں مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا عبدالستار خان نیازی، شاہ فرید الحق، مولانا عبدالقادری، مولانا اختر رضا خان شامل تھے۔

دریں اثناء ورلڈ اسلامک مشن کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی نے بی بی سی کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ اس کانفرنس کا مقصد یہ ہے کہ ارضِ مقدس میں ہونے والی غیر اسلامی حرکتوں پر احتجاج کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ارضِ مقدس میں صلوٰۃ و سلام پیش کرنے، میلاد شریف منعقد کرنے، حجرِ اسود یا غلافِ کعبہ کو چومنے والوں کو سپاہی بیدردی سے پیٹتے ہیں۔ بید اور کوڑے بھی مارے جاتے ہیں۔ یہ اہانت آمیز رویّہ ترک کیا جانا چاہیئے۔ اس سوال پر کہ کیا انہیں اس تحریک میں دوسرے مسلمان ملکوں یا حکومتوں خصوصاً لیبیا کے کرنل قذافی کی مدد بھی حاصل ہے؟ مولانا نورانی نے کہا کہ ہم نے کسی بھی ملک سے اس سلسلے میں رابطہ قائم نہیں کیا تھا ہم کبھی لیبیا نہیں گئے وہاں کے کسی حکمران سے بھی ملاقات نہیں کی۔ لیبیا حکومت کے سعودی حکومت سے بہت اچھے تعلقات نہیں اس لئے لیبیا ہمیں کس طرح سپورٹ کر سکتا ہے۔ انہوں نے رابطہ عالم اسلامی پر کڑی نکتہ چینی کرتے ہوئے اسے "رابطہ عالم وہابی" قرار دیا"۔

(روزنامہ "جنگ" لاہور ۸؍ مئی ۱۹۸۵ء)

ڈاکٹر حمیدہ کھوڑو کی طرف سے قادیانیوں کی رہائی کا مطالبہ

"کراچی (پ ر) سندھ میں سینکڑوں قادیانیوں کو کلمہ کا بیج لگانے پر گرفتار کرنا تنگ نظری ہے۔ ڈاکٹر حمیدہ کھوڑو نے کہا کہ سندھ باب الاسلام ہے اور یہاں مذہبی تعصب اور منافرت کی بنیاد پر کوئی کارروائی نہیں ہونی چاہیئے کیونکہ ایسے اقدام سے نہایت ناخوش ہوگی۔ انہوں نے حکومت پر زور دیا کہ اس طرح گرفتار کئے جانے والے تمام قادیانیوں کو فوری طور پر رہا کیا جائے اور ان کے خلاف مقدمہ کے غیر الزامات واپس لئے جائیں"۔ روزنامہ جنگ لاہور ۹؍ مئی ۱۹۸۵ء)

قادیانیوں کو فوری طور پر رہا کیا جائے۔ (خواجہ خیر الدین)

"کراچی (نمائندہ جنگ) کالعدم مسلم لیگ، خواجہ خیر الدین گروپ اور ایم آر ڈی کے جنرل سیکرٹری خواجہ خیر الدین نے صوبے میں مذہبی نوعیت کے مختلف الزامات میں ۷۰ قادیانیوں کی گرفتاری کی مذمت کی ہے انہوں نے کہا کہ مختلف مذاہب سے متعلق افراد کے درمیان درگزر، بھائی چارے اور دوستانہ تعلقات اس صوبے کی صدیوں پرانی روایت ہے اور حالیہ مذہبی تعصب اور نفرت اس صوبے کی روایت کے خلاف ہے جسے لازمی طور پر ختم ہونا چاہیئے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ قادیانیوں کی گرفتاری کے سلسلے میں حکومت پارٹی بن گئی ہے اور اس طرح وہ عوام کی توجہ اصل مسائل سے ہٹانا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا اگرچہ ہم قادیانی نہیں لیکن انصاف کے نام پر ہم قادیانیوں کی فوری رہائی اور عائد شدہ الزامات واپس لینے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ انہوں نے سندھ کے تمام لوگوں کے حقوق بلا تاخیر بحال کرنے کا بھی مطالبہ کیا"۔ (روزنامہ "جنگ" لاہور ۱۰؍ مئی ۱۹۸۵ء)

قادیانیوں کے حق میں بیان دینے کی مذمت

"گجرات ۱۰؍ مئی (نامہ نگار) جمعیت نوجوانانِ توحید و سنت کے رہنماؤں محمد اقبال دلی، ملک طارق محمود اور الشیخ طاہر محمود نے قادیانیت کے حق میں حمیدہ کھوڑو اور خواجہ خیر الدین کے بیانات پر شدید نکتہ چینی کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے بعض سیاستدان اقتدار کے لئے قرآن و سنت سے پہلو تہی کر رہے ہیں حالانکہ خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرتدین کے قتل کا حکم دیا اور خلیفہ

اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے قتال کیا۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ایسے بے لگام سیاستدانوں کا محاسبہ کیا جائے۔"

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۹ر مئی ۱۹۸۵ء)

کلمہ طیبہ کا بیج لگانے پر قادیانی کے خلاف مقدمہ

"فیصل آباد (نامہ نگار) پیپلز کالونی پولیس نے ایک پولیس کانسٹیبل محمد یوسف کی رپورٹ پر محکمہ انکم ٹیکس میں بطور کلرک ملازم ایک قادیانی نعمان خالد کے خلاف کلمہ طیبہ کا بیج لگانے اور بابر چوک میں احمدیت کا پرچار کرنے کے الزام میں مقدمہ درج کر لیا ہے۔ پولیس رپورٹ کے مطابق وہ چوک میں لوگوں سے کہہ رہا تھا کہ میں کلمہ پڑھوں گا اور حکومت کے خلاف احتجاج کروں گا۔" (روزنامہ جنگ لاہور ۱۴ر فروری ۱۹۸۵ء)

حنیف رامے اور اعتزاز حسن کے بیانات پر علماء کا اظہار افسوس

"سیالکوٹ ۱۴ر فروری (نامہ نگار) شہر کے دینی حلقوں نے مسٹر حنیف رامے اور مسٹر اعتزاز حسن کی جانب سے قادیانیوں کے موقف کی حمایت پر گہرے افسوس کا اظہار کیا گیا ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع سیالکوٹ کے صدر مولانا محمد فیروز خاں اور پبلسٹی سیکرٹری مسٹر غلام عباس نقوی اور رابطہ سیکرٹری صاحبزادہ نعیم نے ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ دونوں لیڈروں کے بیانات حقائق سے لاعلمی کا نتیجہ ہیں۔ قادیانیوں کے بارے میں آرڈیننس کی دفعہ ۲۹۸ ج نہ صرف دین کے بنیادی اصولوں کے مطابق ہے بلکہ قانون کے تمام تقاضوں کو بھی پورا کرتی ہے۔ ختم نبوت یوتھ فورس سیالکوٹ کے سابق صدر مسٹر شجاعت علی مجاہد کے علاوہ پیر بشیر احمد، نعیم صاحب، مولانا انذار قاسمی، مسٹر طاہر اقبال، مسٹر توصیف احمد اور زاہد حسن نے بھی ان بیانات کی مذمت کی ہے۔"

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۵ر فروری ۱۹۸۵ء)

کلمہ طیبہ کا بیج لگانے کے الزام میں مزید دو قادیانی گرفتار

"فیصل آباد (نمائندہ جنگ) سول لائنز پولیس نے کلمہ طیبہ کا بیج لگا کر گھومنے کے الزام میں مزید دو قادیانیوں ظفر اور بشیر گرفتار کر لیا ہے جبکہ گزشتہ روز دفعہ ۵۴ کے تحت گرفتار ہونے والے اسلامک ریسرچ کمیٹی مصطفیٰ آباد کے جنرل سیکرٹری سید امتیاز حسین کا مزید جسمانی ریمانڈ حاصل کر لیا گیا ہے۔" (روزنامہ جنگ لاہور ۱۵ر فروری)

اسلم قریشی کی بازیابی میں ناکامی پر تفتیشی ٹیم کے خلاف احتجاج کیا جائے گا

"فیصل آباد ۱۱ر فروری (نمائندہ خصوصی) مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مطابق کل پندرہ فروری کو ملک بھر کی مساجد میں علمائے کرام مولانا اسلم قریشی کے اغواء کے چار سال پورے ہو جانے پر تفتیشی ٹیم کے رویے کے خلاف احتجاج کریں گے اس سلسلے میں مولانا محمد ضیاء القاسمی غلام محمد آباد کی جامع مسجد میں نماز جمعہ کے اجتماع میں تفتیشی ٹیم کی ناکامی اور دیگر امور پر اظہار خیال کریں گے۔"

روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۵ر فروری ۱۹۸۵ء

پاکستان میں اسلام کی درگت — (شاہ احمد نورانی)

"کراچی (نمائندہ جنگ) کالعدم جمعیت علمائے پاکستان کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا ہے کہ پاکستان میں اسلام جتنا رسوا اور بدنام آج ہے اس سے پہلے کبھی نہیں تھا۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کا محض استحصال کیا جا رہا ہے وہ اتوار کو جنگ کراچی کے دفتر میں خصوصی پینل کو انٹرویو دے رہے تھے۔ مولانا نورانی نے کہا کہ آج اسلام اسلام آباد کے دربار میں ہاتھ باندھے کھڑا ہے نفاذ اسلام کا تذکرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ کیسا نفاذ اسلام ہے کہ اس ملک میں منشیات خوفناک حد تک فروغ پا رہی ہیں۔ جرائم میں جس قدر اضافہ ہوا ہے اس کی مثال نہیں ملتی۔ قتل، ڈکیتی، لوٹ مار اور دیگر سنگین جرائم میں کئی گنا اضافہ ہوا ہے انہوں نے کہا اب تو پولیس کے پہرے میں نظر بند کا گھر بھی محفوظ نہیں رہا مولانا نے کہا کہ پاکستان کی ۳۷ سالہ تاریخ میں سیاستدان صرف ۸ سال کی مختصر مدت میں برسر اقتدار رہے جبکہ باقی عرصہ فوج اور بیوروکریسی اقتدار پر قابض رہی۔ مولانا نورانی نے کہا کہ اسلام میں اقتدار کی خواہش اور اس کی جدوجہد کرنا حرام نہیں ہے البتہ کسی مقابل کے بغیر طاقت کے بل پر خود کو اقتدار پر مسلط کرنا حرام ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام اور مارشل لاء ساتھ ساتھ نہیں چل سکتے۔ کیونکہ اسلام میں مارشل لاء کا سرے سے کوئی تصور نہیں ہے۔ اسلام میں تو ہنگامی حالات کے دوران بھی بنیادی حقوق کبھی سلب نہیں کئے جا سکتے اور نہ ہی کئے گئے ہیں انہوں نے کہا ۱۹۸۵ء کا آئین ملک کا آٹھواں دستور ہے جس کا مقصد مارشل لاء کو تسلسل دینا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ۱۹۷۳ء کا آئین ختم ہو چکا ہے کیونکہ ۲۸۰ دفعات پر مشتمل اس آئینی دستاویز میں فرد واحد نے مختصر ترین مدت میں ۶۱ ترامیم کی ہیں جن میں سے ایک بھی ترمیم اسلام کے نفاذ کے لئے نہیں کی گئی۔

انہوں نے کہا کہ جنرل صاحب نے اسمبلی کے ارکان کی اہلیت دیانت اور صداقت بتائی تھی لیکن منتخب ہونے والے اراکین نے لاکھوں کروڑوں روپے خرچ کئے ہیں جن کا اعتراف خود صدر مملکت نے پارلیمنٹ میں کیا ہے اور کہا ہے کہ ایسے ارکان کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہے جنہوں نے قانون کی حدود میں رہ کر اخراجات کئے مولانا نورانی نے تجویز پیش کی کہ ملک کے سربراہ سمیت تمام ارکان اسمبلی اپنے اثاثے ظاہر کریں اور ہر سال اپنے اثاثوں کا گوشوارہ پیش کریں تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ لاکھوں روپے خرچ کر کے اسمبلی کی رکنیت حاصل کرنے والے ارکان نے انتخاب کو کمائی کا ذریعہ نہیں بنایا۔ انہوں نے کہا کہ اسمبلی کے ارکان کے احتساب کے لئے ایک پارلیمانی کمیٹی تشکیل دی جائے۔ جس طرح بھارت امریکہ اور دوسرے ممالک میں ہوتی ہے۔ مولانا نورانی نے کہا کہ تیزی سے گرتی ہوئی معیشت کا طوق سول حکومت کے گلے میں ڈال دیا گیا ہے۔ اس وقت ملک ساڑھے چودہ ارب ڈالر کا مقروض ہے جبکہ سابقہ حکومت نے ملک پر کل ساڑھے چار ارب ڈالر کا قرضہ چھوڑا تھا آج تجارت کا خسارہ بھی انتہائی بڑھ گیا ہے اور بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کی وطن بھیجی جانے والی رقوم گھٹ کر تقریباً آدھی رہ گئی ہیں اور ان میں مسلسل کمی ہو رہی ہے۔ خارجہ پالیسی پر اظہار خیال کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس کا مقصد صرف امریکہ کی خوشنودی حاصل کرنا اور اس کے مفادات کا تحفظ فراہم کرنا ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہم دن رات اسلام کا اتنا نام لیتے ہیں لیکن جب یاسر عرفات اور اس کے چالیس ہزار ساتھیوں کو بیروت سے نکالا جا رہا تھا اور انہیں کہیں جائے پناہ نہیں مل رہی تھی تو یہ بتایا جائے کہ پاکستان نے اسلام کے نام پر انہیں کیا عملی مدد دی تھی۔ مولانا نے کہا کہ ۱۹۴۸ء میں کشمیر کے جہاد کو حرام قرار دینے والے آج افغانستان میں آزادی کی جنگ محض اس لئے جہاد قرار دے رہے ہیں کہ اس کے لئے سی۔آئی۔اے نے ساڑھے ۵۶ کروڑ ڈالر کی امداد دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ فلسطینیوں کی جدوجہد کو جہاد قرار کیوں نہیں دیا جاتا۔ مولانا نورانی نے کہا کہ ہماری خارجہ پالیسی اور ناکام اور رسوا ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ احتساب کے نام پر ملک میں بڑا واویلا مچایا گیا ہے۔ ایسا بہتر یہ ہے کہ ۸ سالہ دور کے احتساب کے لئے ایک کمیشن قائم کیا جائے جو سپریم اور ہائی کورٹ کے ریٹائرڈ ججوں پر مشتمل ہو تاکہ سب سے انصاف ہو سکے۔"

(روزنامہ "جنگ" لاہور یکم اپریل ۱۹۸۵ء)

دار الہجرت میں رمضان المبارک: بقیہ صفحہ اوّل

"الصلوٰۃ خیر من النوم" نماز نیند سے بہتر ہے یا درود کی آواز آتی ہے "صل علی نبینا صل علی محمد صل علی شفیعنا صل علی محمد"۔ ربوہ کے ہر گھر میں انفرادی طور پر بھی کم از کم ایک بار قرآن پاک کا دور ہوا۔ مرکز سے نہ صرف ربوہ کے محلہ جات کو حفاظ کرام مہیا کئے گئے بلکہ بعض باہر کے ۴۴ شہروں میں بھی ان کے مطالبہ پر مرکز سے حفاظ کرام بھجوائے گئے۔

آخری عشرہ میں عبادت اور مجاہدہ میں مزید تیزی پیدا ہوتی ہے۔ صرف مسجد مبارک میں امسال تین سو اور بارہ عورتیں اعتکاف بیٹھیں۔ ان میں سے بعض دوسرے شہروں سے آئے تھے اس مبارک عشرہ کی روحانی لذت سے لطف اندوز ہونے کے لئے دعاؤں کیلئے بھی دوسرے شہروں سے آئے تھے۔

الغرض تمام رمضان ۲۹ دن مرکز سلسلہ کی فضا دعاؤں، تلاوت قرآن، ذکر الٰہی، آہوں اور سسکیوں سے گونجتی رہی۔

بندے کا کام اس احکم الحاکمین کے حضور فریاد کرنا اور اس کے احکامات پر عمل ہے۔ قبولیت خدا کے اختیار میں ہے۔ اس سے دعا ہے کہ وہ ہماری عاجزانہ التجاؤں، تزکیہ نفس کی حقیر کوششوں کو قبول فرمائے اور جو تربیت اس مبارک مہینہ میں ہوئی اسے سال بھر یاد رکھنے اور دہرانے کی توفیق عطا فرمائے آمین یا رب العلمین۔

(بشکریہ: ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ جولائی ۱۹۸۵ء)

اعلانات نکاح

(۱) :— مکرمہ واحد النساء صاحبہ بنت مکرم شیخ عبدالرشید صاحب ساکن بھدرک ضلع بالاسور (اڑیسہ) کا نکاح مکرم سید غلام باری صاحب ولد مکرم مولوی سید غلام ہادی صاحب ساکن محی الدین پور ضلع کٹک کے ہمراہ مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ نے مورخہ ۱-۵-۸۵ کو بھدرک میں پڑھا۔

(۲) :— مکرمہ عزیزہ بیگم صاحبہ بنت مکرم مولوی سید غلام ہادی صاحب ساکن محی الدین پور ضلع کٹک اڑیسہ کا نکاح مکرم عبدالحکیم صاحب ولد مکرم شیخ عبدالرشید صاحب ساکن بھدرک ضلع بالاسور اڑیسہ کے ہمراہ مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ نے مورخہ ۱۰-۵-۸۵ کو بھدرک میں پڑھا۔

(۳) :— مکرمہ عزیزہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد یعقوب علی صاحب ساکن پد لونگرہ ضلع وارنگل کے ہمراہ مبلغ دو ہزار پانچ سو روپیہ حق مہر پر مورخہ ۳۰-۵-۸۵ کو مکرم مولوی عبدالرؤف صاحب مبلغ سلسلہ نے کنڈور میں پڑھا۔

(۴) :— مکرمہ ثریا جبیں صاحبہ بنت مکرم محمد یوسف صاحب ڈار ساکن آسنور ضلع اننت ناگ کشمیر کا نکاح مکرم غلام محمد صاحب نائیک ولد مکرم ولی محمد صاحب نائیک ساکن آسنور کشمیر کے ہمراہ مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم نعمت اللہ صاحب لون صدر جماعت نے مورخہ ۱۵-۵-۸۵ کو آسنور میں پڑھا۔

(۵) :— مکرمہ شمیمہ بانو صاحبہ بنت مکرم علی محمد صاحب کھانڈے ساکن آسنور ضلع اننت ناگ کشمیر کا نکاح مکرم بشیر احمد صاحب نائیک ولد مکرم عبدالرحمٰن صاحب نائیک ساکن آسنور کشمیر کے ہمراہ مبلغ دو ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ضیاء مبلغ سلسلہ نے مورخہ ۲۱-۵-۸۵ کو آسنور میں پڑھا۔

(۶) :— مکرمہ حمیدہ اختر صاحبہ بنت مکرم شیخ غلام احمد صاحب ساکن آسنور ضلع اننت ناگ کشمیر کا نکاح مکرم رمضان بیگ صاحب ولد مکرم عبدالرحمٰن صاحب بیگ ساکن آسنور کشمیر کے ہمراہ مبلغ ایک ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ضیاء نے مورخہ ۲۶-۵-۸۵ کو آسنور میں پڑھا۔

(۷) :— مکرمہ راشدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم عبدالعظیم صاحب ساکن یادگیر ضلع گلبرگہ۔ کرناٹک کا نکاح مکرم اکرم احمد صاحب ولد مکرم محمد عبدالستار صاحب ساکن یادگیر ضلع گلبرگہ کے ہمراہ مبلغ دو ہزار پانچ سو روپے حق مہر پر مکرم محمد رفعت اللہ صاحب غوری نے مورخہ ۱۲-۵-۸۵ کو پڑھا۔

(۸) :— مکرمہ مبشرہ خاتون صاحبہ بنت مکرم عبدالقدیر صاحب ساکن محی الدین پور۔ ضلع کٹک اڑیسہ کا نکاح مکرم معین الدین خان صاحب ولد مکرم مبشر الدین خان صاحب ساکن موہن پور ضلع بالاسور کے ہمراہ مبلغ پندرہ سو روپے حق مہر پر مکرم سید مبشر الدین صاحب نے مورخہ ۴-۵-۸۵ کو محی الدین پور میں پڑھا۔

(۹) :— مکرمہ شمیم اختر صاحبہ بنت مکرم غلام محمد صاحب راتھر ساکن شورت ضلع اسلام آباد کشمیر کا نکاح مکرم مبارک احمد صاحب گنائی ولد مکرم عبدالغفار گنائی صاحب ساکن رشی نگر ضلع پلوامہ کشمیر کے ہمراہ مبلغ تین ہزار روپے حق مہر پر مکرم محمد عبداللہ صاحب ڈار نے شورت میں مورخہ ۲۵-۵-۸۵ کو پڑھا۔

(۱۰) :— مکرمہ منصورہ صاحبہ بنت مکرم علی کٹی صاحب ساکن پینگاڈی ضلع کنانور۔ کیرالہ کا نکاح مکرم عبدالجلیل صاحب ولد مکرم احمد صاحب ساکن مرکرہ ضلع کورگ کے ہمراہ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب مبلغ سلسلہ نے مورخہ ۲۹-۶-۸۵ کو مرکرہ میں پڑھا۔

قارئین سے ان تمام رشتوں کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر

بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

انچارج شعبہ رشتہ ناطہ قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا آٹھواں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا ...

سالانہ اجتماع

اور

انتخاب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی و اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ کرم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کے آٹھویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے ساتویں سالانہ اجتماع کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ نیز صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی درخواست پر حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اگلے دو سال یعنی ۱۹۸۶ء تا ۱۹۸۷ء کے لئے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے انتخاب کی بھی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

حضور پُرنور کی منظوری کے مطابق ہمارا یہ سالانہ اجتماع مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ اکتوبر ۱۹۸۵ء بروز جمعہ۔ ہفتہ و اتوار کو منعقد ہوگا۔ اور انشاء اللہ اسی موقعہ پر بذریعہ شوریٰ صدر مجلس خدام الاحمدیہ کا انتخاب بھی عمل میں آئے گا۔

قائدین کرام نہ صرف خود اس بابرکت روحانی اجتماع میں شریک ہوں بلکہ اپنی مجلس کے زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو اجتماع میں بھجوانے کی کوشش کریں۔ واضح رہے کہ معیار انعام خصوصی کے مطابق اجتماع میں ہر مجلس کی کم از کم دس فیصد نمائندگی ضروری ہے۔ اجتماع سے پہلے پہلے چندہ اجتماع کی صد فیصد فراہمی کی بھی کوشش کی جائے۔

نوٹ:— صدر مجلس کے انتخاب اور مجلس شوریٰ کے اراکین مجالس نمائندگی کے قواعد حسب ذیل ہیں۔ مجالس انہیں ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے نمائندگان بھجوائیں۔

(۱) :— صدر مجلس کا انتخاب مجلس شوریٰ کرے گی۔ (قاعدہ ۳۹)

(۲) :— نمائندگان شوریٰ کا انتخاب ہر مجلس کے خدام کی تعداد پر ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ کی صورت میں ہوگا (قاعدہ ۵۵)

(۳) :— صدر مجلس کے لئے یہ لازمی ہوگا کہ وہ مرکزی رہائش رکھتا ہو۔ (قاعدہ نمبر ۵۶ الف)

(۴) :— صدر مجلس کے لئے صرف ایسے خدام کا نام پیش کیا جا سکے گا جن کی مجلس میں رکنیت کی معیاد قواعد کی رُو سے صدارت کی معیاد سے قبل ختم نہ ہو۔ (قاعدہ نمبر ۵۶ ب)

(۵) :— صدر کے انتخاب کے لئے مجلس شوریٰ کے اجلاس ہی میں نام پیش کئے جائیں گے۔ اور مجلس شوریٰ تین ناموں کا انتخاب کرے گی۔ اس طرح ہر نمائندے کو تین ووٹ دینے کا حق ہوگا۔ قاعدہ نمبر ۵۷ (اس کی مزید وضاحت موقع پر کر دی جائے گی۔ جملہ مجالس اپنی اپنی مجالس میں مشورہ کر کے تین نام تجویز کر کے نمائندگان کو بتا کر بھجوائیں۔)

(۶) :— منتخب شدہ نام حاصل کردہ ووٹوں کی تعداد کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں آخری فیصلہ و منظوری کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ (قاعدہ نمبر ۵۸)۔

(۷) :— صدر مجلس کا انتخاب دو سال کے لئے ہوگا۔ اور ان کے متواتر منتخب ہونے پر کوئی پابندی نہ ہو گی۔ (قاعدہ نمبر ۶۲)

مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

عید الاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی کا انتظام

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر صاحب استطاعت مسلمان کو عید الاضحیہ کی قربانی دینے کو ضروری قرار دیا ہے۔ اس ارشاد گرامی کے مطابق احباب جماعت مقامی طور پر قربانی دیتے ہیں۔ اور جو دوست یہ خواہش کرتے ہیں کہ ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی دی جائے ان کا انتظام کر دیا جائے۔ تو امارت مقامی کی طرف سے ہر سال ایسا انتظام کیا جاتا ہے۔

(۲): بعض مخلصین جماعت نے اس سال قادیان میں ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقع پر قربانی کا انتظام کروائے جانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے ایک جانور کی قیمت کا اندازہ دریافت کیا گیا ہے۔ سو ایسے مخلصین احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قربانی کی شرائط پورا کرنے والے جانور کی اوسط قیمت ۔/۳۸۰ روپے تک ہے۔ بعض احباب کی خواہش ہوتی ہے کہ عید کے موقعہ پر اچھے جانور کی قربانی کی جائے تو اس امر کا خیال رہے کہ لازماً ایسے جانور کی قیمت بھی زیادہ ہوگی۔
بیرونی ممالک کے احباب اس کے مطابق اپنے ملک کی کرنسی کی شرح سے حساب سمجھ لیں۔

مرزا وسیم احمد
امیر جماعت احمدیہ قادیان

امتحان دینی نصاب برائے جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان

احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء کے امتحان دینی نصاب کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "توضیح مرام" بطور نصاب مقرر کی گئی ہے۔ یہ امتحان ۲۹ ستمبر ۱۹۸۵ء بروز اتوار ہوگا۔ احباب جماعت اس دینی امتحان میں بکثرت شامل ہو کر علمی، دینی اور روحانی فیوض و برکات حاصل کریں۔ تمام عہدیداران جماعت مبلغین کرام اور معلمین صاحبان احباب جماعت کو امتحان دینی نصاب کی اہمیت و فوائد سے روشناس فرما دیں اور امتحان میں شامل ہونے والے احباب کے اسماء مع ولدیت نظارت ہذا میں جلد بھجوا کر ممنون فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کی مساعی میں برکت دے اور جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

چھٹا سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مجالس انصار اللہ بھارت کے چھٹے سالانہ مرکزی اجتماع کے انعقاد کے لئے ۱۶ر اور ۱۷ر اخاء / اکتوبر ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ بھارت کی تمام مجالس سے توقع رکھی جاتی ہے کہ وہ اپنے اس بابرکت روحانی اجتماع میں زیادہ سے زیادہ نمائندے بھجوا کر عند اللہ ماجور ہونگی۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے جاری فرمودہ

ایک اور بابرکت تحریک

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان دنوں مشیت ایزدی کے ماتحت آجکل لندن میں مقیم ہیں۔ اور حضور کی وہاں موجودگی میں اسلام اور احمدیت کی ترقی اور فتوحات کے سلسلہ میں حضور کی بابرکت رہنمائی میں عظیم الشان کام ہو رہا ہے جس کی کسی قدر تفصیل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات اور خطبات کے ذریعہ احباب جماعت تک پہنچ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت اور برشطا کرے اور اسلام اور احمدیت کو آپ کے بابرکت عہد خلافت میں عظیم الشان ترقیات سے نوازے۔ آمین

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۱۲ر جولائی ۱۹۸۵ء میں تبلیغ کے کام کو مزید وسعت دینے کے سلسلہ میں ایک جدید کمپیوٹرائزڈ ٹائپ رائیٹر مشین خریدنے کے سلسلہ میں احباب جماعت کے نام ۲½ لاکھ پونڈ (تقریباً چوبیس پچیس لاکھ روپے) کی رقم جمع کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اس کی ضرورت اور اہمیت واضح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا اردو نوری نستعلیق خط اور بعض دیگر اہم زبانیں بشمول کمپیوٹر کمپوز کی جاسکیں گی۔ اسی سے سلسلہ کی کتب اور لٹریچر کی اشاعت کا کام زیادہ سرعت اور سہولت سے انجام دینا ممکن ہو جائے گا۔ انشاء اللہ۔ نیز فرمایا کہ یہ تحریک عام ہے اور جماعت کا ہر فرد اپنی ہمت اور توفیق کے مطابق حصہ لے سکتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے جاری فرمودہ اس نئی مالی تحریک اور اس کی غرض و غایت پیش کرتے ہوئے جملہ احباب جماعت (جس میں ہمارے بھائی۔ بہنیں اور بچے سب مخاطب ہیں) کی خدمت میں اس بابرکت مالی تحریک میں حصہ لینے کی درخواست کی جاتی ہے۔ امراء / صدر صاحبان اور عہدیداران مال مہربانی فرما کر اس تحریک کو جملہ احباب جماعت تک پہنچا کر اس مالی خدمت میں حسب استطاعت حصہ لینے کی تحریک فرمائیں۔ اور افراد جماعت کے وعدہ جات اور وصولی کی فہرستیں نظارت ہذا کو جلد از جلد بھجوا کر ممنون فرما دیں۔

اس مد میں جمع شدہ رقوم مکرم محاسب صاحب کی خدمت میں بمد "کمپیوٹر ٹائپ رائیٹر" بھجواتے ہوئے وعدہ جات اور ادائیگی وعدہ جات کی فہرستیں نظارت بیت المال آمد قادیان کے نام ارسال فرما دیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اور یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ وعدہ جات کی سو فیصدی وصولی دسمبر ۱۹۸۵ء تک ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ سب احباب جماعت کا حافظ و ناصر رہے۔ اپنے بے شمار فضلوں و انعامات سے نوازے اور خدمت سلسلہ کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

ناظر بیت المال آمد قادیان

شادی خانہ آبادی

مورخہ ۲۴ [illegible] ۸۵ء کو مکرم دلاور خان صاحب ابن مکرم بہادر خان صاحب درویش مرحوم کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ واضح رہے کہ موصوف کا نکاح قبل ازیں عزیزہ شاہین اختر سلمہا بنت مکرم گیانی عبد اللطیف صاحب درویش سے ہو چکا تھا۔ حسب پروگرام بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں دولہا کی گلپوشی اور تلاوت نظم کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کروائی۔ بعدہ بارات مکرم گیانی صاحب کے مکان پر پہنچی جہاں اجتماعی دعا کے بعد دلہن کی رخصتی عمل میں آئی۔ مورخہ [illegible] ۲۶ کو مکرم دلاور خان کی والدہ نے اپنے بیٹے کی طرف سے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں ڈیڑھ سو سے زائد مرد و زن مدعو تھے۔ قارئین سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ادارہ)

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903

CALCUTTA - 700073.

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE :- 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہو کر مسیح ⁂ خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ باد بہار

بی۔ ایم الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے!

• الیکٹرک انجینیرس • لائسنس کنٹرکٹس • الیکٹرک وائرنگ • موٹر وائینڈنگ

GHULAM MAHMOOD RAICHURI

C-10 LAXMI GOBIND APART, J.P. ROAD, VERSOVA.

FOUR BUNGALOWS, ANDHERI (WEST)

574108
629389 } ٹیلیفون نمبر:-

BOMBAY-58.

"مَیں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا۔"

(فتح اسلام صفحہ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹ ہل

نمبر ۵-۲-۱۸
ننگ نگر
حیدر آباد - ۵۰۰۲۵۳

محبّت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ:-

23 - 5222
23 - 1652 } ٹیلیفون نمبر:-

آٹو ٹریڈرز

۱۶۔ مینگو لین۔ کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار!

HM برائے:- ایمبسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر HM

SKF بال اور رولر بیئرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں۔

AUTO TRADERS

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

آٹو ونگس

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD,

C.I.T. COLONY.

MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

M/S PERFECT TRAVEL AIDS.
SHED NO. C-16.
INDUSTRIAL ESTATE
MADIKERI - 571201
PHONE :- { OFFICE :- 800 / RESI. :- 283.

رحیم کاٹج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES.
17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
BOMBAY - 8.

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین۔ معیاری اور پائیدار سوٹ کیس بریف کیس۔ سکول بیگس۔ ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)۔ ہینڈ برس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینو فیکچرس اینڈ آرڈر سپلائرز۔

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک اسٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر ۴۳۴۷۱۷

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوحِيْ إِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَآءِ

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ { کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک - ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر :- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر 294

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(کشتی نوح)

MOOSA RAZA SAHEB & SONS.

NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT.

GRAM:- MOOSARAZA }
PHONE:- 605558 } BANGALORE-2.

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر رہے"۔ } ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس

کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈ لک الیکٹرانکس

انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

امپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اُوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس۔

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے"۔ (ملفوظات جلد ہشتم ص ۳۱)

الائیڈ گلو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۲۰ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

فون نمبر :- ۴۲۹۱۶

حیدر آباد میں — فون نمبر :- 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۴۸۷ - ۱ - ۱۹ سعید آباد۔ حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"سچا مذہب اُس شخص کا ہے جس کو اسی دنیا میں نور ملتا ہے۔"

(کشتی نوح)

AIR®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیتر ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!